SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Sunday, May 9, 1993

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty minutes after five of the clock in the evening, with Madam Deputy Chairman (Dr. Noor Jehan Panezai) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

و للّٰہ ما فی السموات ومآ فی الارض O و کفی باللّٰہ وکیلاO
ان یشا یذھبکم ایھاالناس و یات باخرینO وکان اللّٰہ علی ذلک
قدیراO من کان یرید ثواب الدنیا فعنداللّٰہ ثواب الدنیا والاخرۃO
و کان اللّٰہ سمیعا بصیراO یایھاالذین آمنوا کونوا قومین بالقسط
شھداء للّٰہ ولو علیٰ انفسکم او الوالدین اولاقربین O ان یکن
غنیا او فقیرا فاللّٰہ اولیٰ بھما فلا تتبغوا الھویٰ ان تعدلوO و ان
تلوا او تعرضو فان اللّٰہ کان بما تعملون خبیراO

(النساء ۱۳۲ ـ ۱۳۵)

ترجمہ: اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور اللہ کافی ہے کارساز۔ اے لوگو ! وہ چاہے تو تمہیں لے جائے اور معدوم کر دے اور اوروں کو لے آئے اور اللہ کو اس کی قدرت ہے ۔ جو دنیا کا انعام چاہے تو اللہ ہی کے پاس دنیا و آخرت دونوں کا انعام ہے

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Sunday, May 9, 1993

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty minutes after five of the clock in the evening, with Madam Deputy Chairman (Dr. Noor Jehan Panezai) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

و للہ ما فی السموات وما فی الارض O و کفی باللہ وکیلاO
ان یشا یذھبکم ایھاالناس و یات باخرینO وکان اللہ علی ذلک
قدیراO من کان یرید ثواب الدنیا فعنداللہ ثواب الدنیا والاخرةO
و کان اللہ سمیعا بصیراO یایھاالذین آمنوا کونوا قومین بالقسط
شھداء للہ ولو علیٰ انفسکم او الوالدین اولاقربین O ان یکن
غنیا او فقیرا فاللہ اولیٰ بھما فلا تتبغوا الھویٰ ان تعدلوO و ان
تلوا او تعرضو فان اللہ کان بما تعملون خبیراO

(النساء ۱۳۲ ـ ۱۳۵)

ترجمہ: اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور اللہ کافی ہے کارساز۔
اے لوگو ! وہ چاہے تو تمہیں لے جائے اور معدوم کر دے اور اوروں کو لے آئے اور اللہ کو
اس کی قدرت ہے ۔ جو دنیا کا انعام چاہے تو اللہ ہی کے پاس دنیا و آخرت دونوں کا انعام ہے

اور اللہ ہی سنتا دیکھتا ہے ۔ اے ایمان والو! انصاف پر خوب قائم ہو جاؤ اللہ کے لیے گواہی دو ۔ چاہے اس میں تمہارا اپنا نقصان ہو یا ماں باپ کا یا رشتہ داروں کا جس پر گواہی دو وہ غنی ہو یا فقیر ہو کسی کی رعایت و طرفداری میں انصاف سے نہ ہٹو ۔ اور کوئی قرابت و رشتہ حق کہنے میں مخل نہ ہونے پائے۔ بہرحال اللہ کو اس کا سب سے زیادہ اختیار ہے تو خواہش کے پیچھے نہ جاؤ کہ حق سے الگ ہو جاؤ اور اگر تم ہیرپھیر کرو حق کے بیان میں اور جیسا چاہیئے نہ کہو یا منہ پھیرو ادائے شہادت سے۔تو اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے ۔

LEAVE OF ABSENCE

میڈم ڈپٹی چیئرمین، بسم اللہ الرحمان االرحیم۔ Leave application ۔ جناب زاہد اختر صاحب نے ناگزیر وجوہات کی بنا ، پر حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں

(رخصت منظور کی گئی)

میڈم ڈپٹی چیئرمین، جناب میرہزار خان بجرانی وزیر دفاع نے اطلاع دی ہے کہ وہ اسلام آباد سے باہر ہیں ۔ اس لئے مورخہ ۱۴ جولائی تک اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے ۔

PRIVILEGE MOTION

میڈم ڈپٹی چیئرمین ؛ Next item Privilege Motion No. 105 جناب اعجاز علی جتوئی صاحب تشریف نہیں رکھتے تو اسے defer کر دیتے ہیں ۔ جناب حافظ حسین احمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

حافظ حسین احمد ؛ محترمہ یہ قائد ایوان کی کرسی خالی ہے طارق چوہدری صاحب شرما رہے ہیں ۔ اگر آپ اجازت دیں تو ہم انہیں پکڑ کر بٹھا دیں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین؛ نہیں ابھی آ رہے ہیں ۔ طارق صاحب ،ممبران صاحبان چاہتے ہیں کہ آپ اپنی کرسی پر تشریف رکھیں ۔ اس کے بعد نمبر۱ پریولیج موشن میر عبدالجبار صاحب ۔ پریولیج موشن تعمیر وطن پروگرام کے بارے میں ہے ۔

میر عبدالجبار، شکریہ جناب چیئرمین ۔ تحریک استحقاق ۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ

حکومت پر۔۔۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین، جناب طارق چوہدری صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد طارق چوہدری، اس issue پر تعمیر وطن پروگرام پر ہمارے منسٹر ایک statement دینا چاہتے ہیں اگر آپ وہ سن لیں تو اس کے بعد ہو سکتا ہے کہ اس کی ضرورت نہ رہے۔ اور اگر ممبر حضرات مطمئن نہ ہوں تو پھر بھی آپ انہیں لے سکتی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اس سے وقت بچ جائے گا۔

i) Re Non-avilabity of or Reduction in Funds to some Senaters for Tameer

Watan Programe

میڈم ڈپٹی چیئرمین، ممبران پہلے اپنی پریولج موشن move کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے بعد آپ بتا دیں۔ جنہوں نے move کیا ہے وہ بولنا چاہتے ہیں۔ جناب میر عبدالجبار صاحب۔

میر عبدالجبار ۔ چیئرمین صاحبہ! تحریک استحقاق ۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ حکومت نے تعمیر وطن پروگرام کے تحت جمہوری وطن پارٹی سے امتیازی سلوک روا رکھ کر میرے استحقاق کی خلاف ورزی کی ہے ۔ گزشتہ سال ایوان میں مذکورہ معاملہ اٹھایا گیا تھا۔ حکومت نے یقین دہانی کرائی تھی کہ وہ بلا تخصیص ہر رکن کو مساوی فنڈز مہیا کرے گی ۔ لیکن تاحال جمہوری وطن پارٹی کو اس سے محروم رکھا گیا ہے ۔ جبکہ میرے ہی سوال پر ایوان کے دیگر اراکین جن کو میرے سوال سے قبل مساوی فنڈ مہیا نہیں کیا گیا تھا ان کو بھی اب ایک کروڑ چالیس لاکھ روپیہ مہیا کیا گیا۔ جس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے ۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ زیر بحث معاملہ استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین ۔ اسی سلسلے میں سید عباس شاہ صاحب کی ہے ۔ کیا وہ تشریف رکھتے ہیں ۔ اور نمبر ۱۵ اور وہی ہے نمبر ۱۰ ۔ سید فصیح اقبال صاحب ۔ کیا آپ بولنا چاہتے ہیں؟

سید فصیح اقبال، اس میں ابھی بتایا ہے ہمارے طارق چوہدری صاحب نے کہ اگر

منسٹر صاحب اس سے پہلے بتا دیں ۔ کیونکہ مجھے پتہ چلا ہے کہ تعمیر وطن پروگرام روک دیا گیا ہے اور کچھ اس میں تبدیلی آئی ہے کہ پچاس فی صدی کر دیا گیا ہے ۔ تو اس سلسلے میں میں چاہتا ہوں کہ یہ وضاحت کر دیں تو ٹھیک ہو گا ورنہ میں اس پر بولنا چاہوں گا ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین ۔ اچھا اس میں اور بھی ممبران ہیں ۔ خواجہ آصف صاحب ہیں اور نمبر ۱۲ پر بشیر احمد مٹہ صاحب ہیں اور محمد ابراہیم صاحب ہیں ۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر محمد ریحان صاحب ہیں ۔ مسٹر شہزاد گل صاحب ہیں اور نمبر ۱۶ اخونزادہ بہرہ ور سعید صاحب ہیں ۔ ابھی سب سے پہلے منسٹر صاحب کو سننا چاہتے ہیں یا آپ اس پر بولنا چاہتے ہیں ۔

ڈاکٹر محمد ریحان ۔ یہ جو میر صاحب نے فرمایا ان کا اس کے متعلق خیال ہے کہ ان کے فنڈز جو ہیں ان کے ساتھ امتیازی سلوک برتا گیا ہے جبکہ ہمارا یہ ہے کہ صوبہ سرحد کی حکومت نے آرڈر جاری کیا ہے کہ ان کے "جو تعمیر وطن پروگرام ہے---

میڈم ڈپٹی چیئرمین ۔ آپ move کرنا چاہتے ہیں تو move کریں ۔

ڈاکٹر محمد ریحان ۔ جی میں move کر لیتا ہوں ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین ۔ ڈاکٹر ریحان صاحب ۔

Dr Muhammad Rehan: With your kind permission , I submit that the Provincial Government of N.W.F.P has adressed a letter to the Director General of Rural Development that the execution of projects proposed by the Senators belonging to Awami National Party has been stopped. These projects were proposed on a clear understanding given to us by the Federal Government , including an autharisation in writing That the projects proposed by the members of the Senate under Tameer-e-Watan Programme will be excuted by the Government agencies. The Provincial Governemnt, as such, has clearly lowered us in the eyes of the public whom we represent in this House and as such, it is a breach of our privilege and that is the breach of this House, Senate.

میڈم ڈپٹی چیئرمین ۔ جناب بشیر احمد مٹہ صاحب ۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین ۔ جناب صوبیدار مندوخیل صاحب ۔پوائنٹ آف آرڈر ۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل۔ محترمہ چیئرپرسن صاحبہ! آپ سے یہ گزارش ہے کہ جنہوں نے move کیا ہے ، جن جن صاحبان کا آپ نے نام لیا ہے وہی بول سکتے ہیں یا جو اسزمرے میں آنے ہونے ہیں یا اس چکی میں پس رہے ہیں وہ بھی بول سکتے ہیں ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ پہلے محرکین کو بولنے دیں ،منسٹر صاحب اگر اپوز کریں گے تو میں پھر موقع دے دوں گی ، محرکین کے بعد آپ لوگوں کو بھی۔

میر عبدالجبار ۔ پوائنٹ آف آرڈر

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ میر عبدالجبار صاحب ۔

میر عبدالجبار ۔ گزارش ہے کہ یہ دو مختلف تحاریک ہیں ۔ میری تحریک ڈاکٹر صاحب کی تحریک سے بالکل مختلف ہے ۔ یعنی یہ دو مختلف تحاریک ہیں ۔ میری تحریک کا متن ہے کہ ہم ممبران جمہوری وطن پارٹی سے امتیازی سلوک رکھا گیا ہے۔ ہمارے فنڈز کاٹے گئے ہیں، ہمارے فنڈز کم کیے گیے ہیں، یہ میری تحریک ۱۱ اپریل کی تھی جب پچھلی حکومت تھی ۔ اب جو فنڈز سیز کئیے گئے ہیں یا جو کچھ کیا گیا وہ بعد کی بات ہے لہذا یہ دو مختلف مسائل ہیں ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ اچھا جی بشیر مٹہ صاحب ۔

Mr. Basheer Ahmed Matta: Instead of reading this out again , I would just briefly submit that the stoppage of the execution of the programmes proposed by the ANP Senators, is being used as an arm twisting against the policy which has been adopted by the ANP.

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ آپ پہلے move کریں گے ۔ منسٹر کی Statment کے بعد آپ اس کی admissibility پر بولیں گے۔

Mr Basheer Ahmed Matta: All right I move the motion that our privilege as members of this House has been breached by an order adressed by the Provincial Governemnt of the NWFP to its Director General, Rural Development, whereby execution of projects proposed by the Senators belonging to ANP has been stopped these projects were proposed on a clear understanding given to us by the Federal Government, including an authorisation in writing that the projects proposed by the members of the Senate under Tameer-e-Watan Programme will be executed by the government agencies. The Provincial governments order has clearly decreased our reputation and credibility with the public as their representatives and amouts to a breach of privilege of this House Thank you.

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ جناب محمد ابراہیم صاحب۔

Mr. Muhammad Ibrahim Khan: Our privilege as members of this House has been breached by an order addressed by the Provincial Government of the NWFP to its Director Genrel, Rural Development, whereby execution of projects propose the Senators belonging to ANP has been stopped These projects were proposed on a clear understanding given to us by the Federal Governemnt, including an authorisation in wirting that the proejcts proposed by the members of the Senate under Tameer-e-Watam Programme will be executed by the government, agencies The Provincial Governemnt's order has clearly decreased our reputation and credibility with the public as their representatives and amounts to a breach of privilege

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔جناب فصیح اقبال صاحب۔

Syed Faseih Iqbal: We beg to move the following privilege motion, namely:-

"Our privielge, as member of this House has been breached by the decision of the Caretaker Governemnt that the funds allocated to the members of the Senate, under the Tameer-e-Watan Programme in the case of projects where the work less than 50% has been undertaken, be stopped. This arbitrary decision of the Caretaker Governement, is a clear breach of our privilege, as it is likely to detract from our credibility in the eyes of our constituents, to whom we have given a clear understanding that the projects, launched by us under the Tameer-e-Watan Programme for their welfare, would be completed."

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ جناب سید عباس شاہ صاحب۔ نمبر ۱۰۔

Syed Abbas Shah: The same thing is mine. If you want I can read it.

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ جناب خواجہ محمد آصف صاحب نمبر ۱۲۔

Khawaja Muhammad Asif: I move that my privilege has been breached by seizing the funds for my schemes already approved by the concerned authority, under the Tameer-e-Watan Programme. Sir, it has affected the development of the area. It has also damaged my image as a public representative. I, therefore, move that this motion be admitted and referred to the privilege committee. Thank you.

Madam Deputy Chairman: Number 16, Akhunzada Behrawar Saeed Sahib.

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ میرا جناب similar ہے ۔ مگر اس میں تھوڑا سا فرق ہے ۔

I beg to move that the proceeding of the House may be stopped and the motion regarding enquiry against me in my Distt. (Dir Distt.) with regard to projects under Tameer-e-Watan may be considered.

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ جناب یوسف رضا گیلانی صاحب وزیر برائے دیہی ترقیات ۔ آپ اسے اپوز کرتے ہیں یا بولنا چاہیں گے ۔

Syed Yousaf Raza Gillani: I oppose it and I want to give a policy statement

Madam Deputy Chairman:Syed Abdullah Shah on point of order

Syed Abdullah Shah: If you kindly see the rules There is no provision that the minister can oppose a privilege motion Only an adjournment motion can be oppsed.

میڈم ڈپٹی چیئرمین ۔ جناب یوسف رضا گیلانی صاحب ۔

Syed Yousaf Raza Gilani: I want to give a policy statement

میر عبدالجبار ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین ۔ میر عبدالجبار صاحب۔

میر عبدالجبار ۔ اس سے قبل کہ وزیر صاحب کچھ ارشار فرمائیں میں ان کی خدمت میں عرض کرنا چاہوں گا کہ جب وہ اپنی سٹیٹمنٹ دیں تو مہربانی کر کے دونوں چیزوں کو ملحوظ خاطر رکھا کریں ۔ میری تحریک کا تعلق پچھلی گورنمنٹ سے ہے ۔ جبکہ اے این پی' کے حضرات صاحبان کی تحاریک کا تعلق اس گورنمنٹ کے عمل سے ہے ۔ یہ دو بالکل مختلف ایشو ہیں ۔ ان دونوں پر انہیں بتانا ہو گا پھر ہم اپنی بات کریں گے ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ پہلے آپ ان کی سٹیٹمنٹ تو سنیں ۔

حافظ حسین احمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین ۔ حافظ حسین احمد صاحب ۔

حافظ حسین احمد ۔ محترمہ یہ پالیسی کون سی گورنمنٹ کی دیں گے ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین ۔ ظاہر ہے جو گورنمنٹ اس وقت موجود ہے ۔

حافظ حسین احمد ۔ اس پہ آپ تاریخ پڑھ لیں، یہ پریولج موشن کی تاریخ ۔ وہ سابقہ گورنمنٹ کی ہے ۔ آپ اس کو بھی ملحوظ خاطر رکھیں، ان کو بتائیں ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین ۔ وہ بتا دیں گے، سٹیٹمنٹ دے دیں گے ۔ یوسف رضا گیلانی صاحب آپ شروع کریں ۔

Syed Yousaf Raza Gillani: Local level Rural and Urban Development is essentially the responsibility of the Provincial Government. Since 1985 different Federal Governments have also through federally coordinated programames, played a role in this area of development. the special development programmes also erroneously referred to as the five point programme launched by the late Prime Minister Muhammad Khan Junejo. The Peoples Programme sponsored by the Government of Mohtarama Benazir Bhutto and Tameer-e-Watan Perogramme put into operation by the governemnt of Mian Muhammad Nawaz Sharif were all federally coordinated programmes. They had a number of similarities and dissimilarities. But all of them aimed at creating physical infrastructure and promoting socio-economic progress. When the caretaker Governemnt assumed the responsibility of governing the country, the Tameer-e-Watan Programme was in the middle of implementation. Large sums of money had been released to the Provincial Governments and federal agencies like the WAPDA, the telecommunication Corporation, the gas companies etc. for implementation of the programmes. The programme was run on the basis of proposals of infrastructure development received from Senators, M.N.As, Members of Azad Jammu and Kashmir legislative Assembly, the Jammu&Kashmir Council and the Northern Areas Council. Asignificant part of investment was made in compliance with directives issued by the former Prime Minister. While the care-taker Government is

convinced that the Tameer-e-Watan Programme has suffered from serious injustice , inequities and imbalance amounting to favourable or discriminatory treatment to the depending upon whether their elected representatives supported or opposed the Government of Mian Muhammad Nawaz sharif, will attempt to remedy the situation Iwish to make it cleare that the Government has no intentions to discontinue Tameer-e-Watan Programme. At present, different aspects of the programme are being scrutinized in the context of the development resulting from the dissolution of the National Assembly. It is intended to improve the modalities of the programme so as meet the requirements of the changed sutuation, while also meeting the requirements of equity and justice. The honourable members of the Sena tea and the people of Pakistan will be informed about the details of the changes which will have to be made in Tammer-e-watanprogramme in the mear future. Ithink ,after this statement they will not press these motions. Thank you.

میڈم ڈپٹی چیئرمین ۔ منسٹر صاحب کی سٹیٹمنٹ کے بعد سیدعباس شاہ صاحب آپکو بولنے کا موقع دوں گی۔جناب میر عبد الجبار صاحب۔ جناب پرائم منسٹر آف پاکستان جناب بلخ شیر مزاری صاحب ۔جی

Mir Balkh Sher Mazari: Thank you very much. Madam Chairman, I would like to make it very clear that I have given statements before that no Tameer-e-Watan money will be curtailed and if any honourable Senator has any complaints he can either come to me or to the Minister who is dealing with it and we assure them that they will not suffer, neither will their people or their constituencies . Thank you very much.

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔جناب میر عبدالجبار صاحب ۔ on point of order ۔ جی ۔ پرائم منسٹر صاحب کے سٹیٹمنٹ کے بعد آپ کچھ کہنا چاہیں گے ؟

Mir Abdul Jabbar: I am highly obliged that our worthy Prime Minister has categorically given a very comprehensive statement Sir, I do agree that the funds would be released and every Member and his constituency will benefit from these funds . Well, my question was different. We, four Members, belonging to Jamhoori Watan Party, did not and were not getting the quota of Rs. 1,400,000. In 1991-92, we were given Rs.50,00,000 and similarly in 1992-93 again we were treated step-motherly. So ,my question or my presumtion is this that why this step-motherly treatment was made by that Governemnt with us and will this Government allocate us the Funds as were given to other members. Thank you very much.

میڈم ڈپٹی چیئرمین ۔ جناب اقبال حیدر صاحب ۔ On point of order.

سید اقبال حیدر ۔ محترمہ مجھے آپ کی توجہ مبذول کروانی ہے ۔ میرے معزز رکن عباس شاہ صاحب کو اعتراض ہے کہ پرائم منسٹر کے آنے پر ہم نے کیوں ڈیسک بجائے ۔ انہوں کہا یہ ڈہب کیوں کی جا رہیں ہے ۔ میرا انہیں مشورہ ہے کہ آپ جتنا پھٹ پھٹ ہونا چاہیں ہوتے رہیں ۔ جتنی پھٹ پھٹ کرنی ہے کرتے رہیں ۔ ہمیں اعتراض نہیں ہے لیکن .....

Medam Deputy Chairman: Thank you ,no point of order.

تشریف رکھیں ، اقبال حیدر صاحب بیٹھ جائیں ۔

سید عباس شاہ۔ I never said میں نے کہا کہ اس بات پر ڈھب کیسے کہ ہم

We should not beg them to give us money and he has misinterpretted. His language is objectionable and he is in the habit of talking in objectionable language.

سید اقبال حیدر ۔ میں نے انتہائی احترام سے بات کی ہے ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین ۔ جناب فصیح اقبال صاحب آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

سید فصیح اقبال ۔ وزیر اعظم کے اس اعلان کا خیرمقدم کرتا ہوں ۔ اگر انہوں نے جو سکیمیں ، جیسا میں نے اپنے privilege motion میں کہا ہے کہ کوئی بند نہیں کی گئیں اور جو اس وقت انہوں نے ۱۵ فیصد کیا ہے ۔ وہ بھی انہوں نے یقین دلایا ہے کہ میں ان کو welcome کرتا ہوں اور میں اب اس پر زور اس لیے نہیں دیتا کہ جب وزیر اعظم نے announce کر دیا ہے کہ کوئی پروگرام بند نہیں ہو گا ۔ جو کام چل رہے ہیں ان میں پیسے ملیں گے اور کوئی discrimination نہیں ہو گا ۔ سارے جتنے elected members ہیں سب کو اتنے پیسے ملیں گے تو یہ بڑا خوش آئند ہے ۔ میں شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین ۔ نہیں ۔ ابھی جو پرائم منسٹر صاحب نے بالکل کلیئر بتا دیا ہے۔ کہ وہ یہ ....

خواجہ محمد آصف ۔ میں شکریہ ادا کرتا ہوں اور پرائم منسٹر صاحب نے بڑا categorically کہا ہے لیکن اگر اس میں کوئی time frame مل جائے تو پانچ سات دنوں میں یا دس دنوں میں ، کتنے میں یہ پیسے release ہو جائیں گے ؟ so then we will not press.

Madem Deputy Chairman: Thank you.

جناب عباس شاہ صاحب آپ press کرنا چاہیں گے؟

سید عباس شاہ ۔ نہیں جی ۔ پہلے بات تو کریں پھر press کی بات آنے گی ۔

I am really thankful to the Prime Minister that he has given the statement but we have received a letter from the Director General , Rural Development of Frontier Goverriemnt that your funds have been freezed. So, what we have taken up and what we are pressing is that already those schemes have been sanctioned, approved by the Federal Governemnt, by the Provincial Government. So, under these conditions we want clarification that our funds should not be stopped in any way and I would still add that I have a lot of respect for the Prime Minsiter, as a friend and also as a Prime Minister. In this House, we respect him and we always

welcome him and what Iqbal Haider was trying to become more favourite to somebody, that is what he is doing. Thank you very much.

میڈم ڈپٹی چیئرمین - جناب اخونزادہ بہرہ ور سعید صاحب - جناب پرائم منسٹر آف پاکستان ، اقبال حیدر صاحب please sit اقبال حیدر صاحب please اقبال حیدر صاحب please جی the Prime Minister of Pakistan.

Mir Balkh Sheir Mazari: Thank you very much, Madam Chairman. I would like to repeat again that if any honourbale Senator has any problem regarding his funds they can come now and approach I will look into it. Thank You

میڈم ڈپٹی چیئرمین - جناب اخونزادہ بہرہ ور سعید صاحب -

اخونزادہ بہرہ ور سعید - جناب محترم وزیر اعظم کے اس اعلان سے مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے - میں اس میں ذرا وضاحت چاہوں گا - ایک یہ کہ وہ جو فنڈز سینیٹرز کو دیئے گئے ہیں وہ release ہوں گے کیونکہ اس کی چٹھی آئی تھی کہ یہ بند ہو گئے ہیں اور دوسری چیز یہ کہ وزیر صاحب ذرا تحمل سے سنیں اور دوسری چیز یہ کہ جو اس کے علاوہ پرائم منسٹر نے اپنے discretionary fund سے دیئے تھے وہ بھی اس میں شامل ہیں - release ہیں - اور پھر میرا جو ایشو ہے (جناب یہاں پر میں لایا ہوں) وہ یہ ہے کہ میں ضلع کے متعلق میں اتنا جانتا ہوں کہ صرف میرے ضلع میں (میں ایک مسلم لیگی ہوں) جو کہ مجھے فنڈ مل رہے ہیں - مجھے single out کیا گیا ہے -

now sombody has the right (interruption) ... I am standing on my legs . Whose merit

یہ تو بڑی خوشی کی بات ہو گی کہ ہر ایک ایم این اے اور سینیٹر نے جو سکیمیں دی ہیں ان کو چیک کیا جائے - یہ بڑی خوشی کی بات ہے - لیکن میں یہ عرض کروں گا why I am singled out?. Provincial Goverment کو حق پہنچتا ہے کہ وہ فیڈر گورنمنٹ کی دی ہوئی چیز ، جس پر وہ کچھ کریں ضلع دیر میں صرف .... (مداخلت) .... شاہ صاحب زرا سن لیجئے حوصلے سے - صرف اور

صرف میرے فنڈز کے لیے انجینئرز بھیجے جاتے ہیں اور ہر سکیم پر ٹھیکیدار کو بلایا جاتا ہے ' اس کو دبایا جاتا ہے ۔ اس کو مجبور کیا جاتا ہے ۔ کہ اس کی سٹیٹمنٹ دے دو ۔ میں وزیر اعظم صاحب کی توجہ چاہتا ہوں ۔ وزیر اعظم صاحب ' میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں کہ صرف میں بہرہ ور سعید دیر میں جو ایک مسلم لیگی فنڈ لے رہا ہے ' باقی وہاں پیپلز پارٹی کے بھی ہیں ۔ جماعت اسلامی کے بھی ہیں کسی کے فنڈ کو ' کسی کی سکیم کو چیک نہیں کیا جاتا ۔ Why I have been singled out? ا گر چیک کرنا ہے I am pleased خوشی سے آئے اور ٹیمیں آئیں ۔ مگر سب کے لیے آئیں وہ ایم این ایز کے لیے بھی آئیں ۔ ایم پی ایز کے لیے بھی آئیں ' سینیٹرز کے لیے بھی آئیں ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین ۔ بہرہ ور سعید صاحب پرائم منسٹر نے کلیئر کہہ دیا ہے کہ جس کو بھی کوئی شکایت ہو وہ ڈائریکٹ میرے پاس آئے ۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید ۔ میں نے شکایت کی ہے ' آپ مجھے پوری کرنے تو دیں ناں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین ۔ اگر اب آپ تقریر کرنا چاہتے چاہتے ہیں تو وہ اور بات ہے ۔ ایک بات انہوں نے کلیئر کر دی ہے ۔ اب اس پر آپ کیا کہنا چاہتے ہیں ۔ جناب یوسف رضا گیلانی صاحب۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔ جناب میں تقریر نہیں کرتا ہوں ۔ میں صرف اپنی پوزیشن کلیئر کرتا ہوں ۔

(مداخلت)

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ جی عبداللہ شاہ صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر ۔

Syed Abdullah Shah: You gave the floor to the honourable Minister? What right has Mr. Behrawar Saeed to tell him to sit down? Either you are running the House or he is running the House? I do not understand.

میڈم ڈپٹی چیئرمین ۔ بہرہ ور سعید صاحب! آپ تشریف رکھیں ۔ آپ پلیز تشریف

رکھیں ۔ میں پھر آپ کو موقع دوں گی ۔ ابھی میں نے فلور دیا وزیر صاحب کو ۔ آپ کا موڈ ہے آپ جائیں ۔ اگر واک آؤٹ کرنے کا تو پھر آپ جائیں ۔ آپ بالکل کر سکتے ہیں ۔ جی جناب یوسف رضا گیلانی صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر ۔

(مداخلت)

سید یوسف رضا گیلانی ۔ وزیر اعظم نے clearly on the floor of the house commitment کی ہے کہ کسی کے ساتھ بھی injustice نہیں ہو گی ۔ اس assurance کے بعد اور گورنمنٹ پالیسی سٹیٹمنٹ بھی ہم نے دیا ہے کہ کسی کا بھی فنڈ ہم نے نہیں روکا کہ کسی کا بھی کوئی فنڈ روکا جائے۔ ، صوبائی حکومت کی اگر وہ بات کر رہے ہیں اس کے لیے ہم دیکھیں گے کہ وہ کر رہے ہیں کہ نہیں کر رہے ہیں۔ جہاں تک وزیر اعظم کا تعلق ہے موجودہ عبوری وزیر اعظم نے کوئی directive نہیں دیا ۔ جو بھی directives ہوں گے وہ پچھلی حکومت نے دیئے ہوں گے ۔ اگر اس کے بارے میں ان کو شکایت ہے تو ہم اس کو دیکھیں گے اس کو اس ہاؤس کے سامنے پیش کر دیں گے .موجودہ عبوری وزیر اعظم نے کوئی آرڈر نہیں دیا ہے ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین ۔ جناب ڈاکٹر بشارت الٰہی صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر ۔

Dr. Bisharat Elahi: Thank you very much Mafdam Chairman. My honour able colleague has just said that he has been singled out. I offer him company and I am also a Muslim Leaguer. The Governmnt, if it wants, may also scrutinise all the projects sanctioned by me. Thank you.

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ جناب صوبیدار خان مندوخیل آن پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل ۔ جناب ڈپٹی چیئرمین ! میں نے پہلے بھی اس سلسلے میں عرض کیا تھا کہ میں بھی کچھ بولنا چاہتا ہوں ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین ۔ لیکن اب تو بات کلیئر ہو گئی ناں ۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل۔ میری گزارش سن لیں، میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں ۔ میرا پیسہ ابھی بند کیا گیا ہے ۔ یہ ایک ہفتہ کی بات ہے ۔ میں پرسوں لوکل گورنمنٹ کے

دفتر گیا تھا ۔ انہوں نے کہا کہ ابھی آپ یہ کریں کہ بلوچستان سے اسے secrutinise کریں گے۔ ان سے معلوم کریں گے کہ کیا ہے اور کیا نہیں ہے ؟ حالانکہ یہ سکیمیں منظور ہو چکی تھیں ۔ یہ ۹۲ - ۱۹۹۱ء کی ہیں جناب ۔ ۹۳-۱۹۹۲ء کی جناب ابھی تک ہوئی ہی نہیں ہیں ۔ تو میری گزارش یہ ہے کہ اگر ہمارے ساتھ یہ رعایت برتی جا رہی ہے تو اس میں ہمیں بہت افسوس کی بات ہو گی ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین ۔ صوبیدار خان مندوخیل صاحب clearly آپ سے وزیر نے اور وزیر اعظم نے بات کر لی ہے ۔ اگر آپ اس پر تقریر کرنا چاہتے ہیں تو اور بات ہے ۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل میں وزیر اعظم اور وزیرصاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین ۔ جی جناب محمد افضل خان صاحب ۔

جناب محمد افضل خان ۔ محترمہ چیئرپرسن صاحبہ ! میں یہ عرض کروں گا کہ یہ پہلی دفعہ ہے کہ وزیر اعظم صاحب نے اپوزیشن اور حزب اقتدار والوں کو دو دفعہ یقین دہانی کرائی ہے کہ کسی ممبر کے ساتھ امتیاز نہیں رکھا جائے گا ۔ تمام کو مساوی فنڈز دیئے جائیں گے۔ میں اس اسمبلی میں ڈپٹی اپوزیشن لیڈر تھا ۔ آج تک مجھے ایک کروڑ چالیس لاکھ کی جگہ پچاس لاکھ کا پیسہ ملا ہے ۔ جس کے بعد ابھی ۹۳ - ۱۹۹۲ء میں ہم نے protest کیا اور یہ درخواست کی کم از کم اگر ہمارا جرم ہے کہ ہم حزب اختلاف میں ہیں تو ہمارے حلقے کے لوگوں کا کون سا جرم ہے کہ ان کو بھی penalize کیا جا رہا ہے اور ہمیں یقین دہانی کرائی گئی کہ نواز کھوکھر صاحب ایک میٹنگ بلائیں گے تمام پارٹیز کے ہیڈز کی جو کہ ابھی تک نہیں بلائی گئی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ نگران حکومت کی اس سے زیادہ واضح منصفانہ پالیسی کیا ہو سکتی ہے کہ وزیر اعظم صاحب خود جبکہ ان کے لوکل باڈیز کے وزیر موجود ہیں ۔ وہ خود دو دفعہ وضاحت کر چکے ہیں ۔ میں اپنے ساتھیوں سے عرض کروں گا کم از کم اس روش کو سراہنا چاہیئے ۔ حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے اختلافات سیاسی ہونے چاہئیں ۔ذاتی نہیں ہونے چاہئیں اور میں مبارکباد دیتا ہوں وزیر اعظم صاحب کو ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جی جناب میر عبدالجبار صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر ۔

میر عبدالجبار ۔ شکریہ میڈم ڈپٹی چیئرمین ! میں اپنے محترم وزیر اعظم صاحب کا

ان کی سٹیٹمنٹ کے بعد بے حد مشکور ہوں اور یہ سمجھتا ہوں کہ disparit جو ہم سے رکھی گئی تھی جمہوری وطن پارٹی کے ممبران سے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ پچھلے سال ۹۲ -۱۹۹۱ء کے ہماری سکیموں کے جو فنڈز تھے اور اس سال کے پورے ایک کروڑ چالیس لاکھ ملیں گے جی۔ انشاء اللہ۔ اسی یاددہانی پر ختم کرتا ہوں ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ میر جبار صاحب اگر آپ مختصر کر دیں تو اور بھی بڑے کام ہیں۔

میر عبدالجبار ۔ میں ادب سے عرض کر رہا ہوں ۔ ایسی بات نہیں ہے کہ یہ مسئلہ ایسا تھا ہمارے ساتھ دو سال سے یہ سلوک روا رکھا گیا ۔ اس لیے میں کہتا ہوں کہ ہم چار ممبران جمہوری وطن پارٹی کے ہیں ۔ ہم وزیر اعظم صاحب کے ازحد مشکور ہیں کہ ہمیں فنڈز مکمل ملیں گے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔جناب بشیر احمد مٹہ صاحب۔

جناب بشیر احمد مٹہ ۔ یہ ہماری تحریک استحقاق ہے جی ۔ آپ ہمیں اجازت دیں گی کہ ہم اس پر بولیں ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ جی اب بولنے کی گنجائش کیا ہے ؟

جناب بشیر احمد مٹہ ۔ پھر میں عرض کرتا ہوں کہ وزیر اعظم صاحب نے فرمایا ہے کہ اگر کسی کو کوئی پرابلم ہو تو وہ میرے پاس لے آئے ۔ تو یہ پرابلم ہم لے آئے ہیں ہاؤس میں کہ صوبائی حکومت نے ہماری سکیمیں لینے سے انکار کر دیا ہے ۔انہوں نے انکار کر دیا ہے وہ تجاویز منظور نہیں کرتے ۔ ہمیں واپس بھیج دی ہیں ۔ تو ان کو direct کریں کہ وہ لے لیں یہی پرابلم ہے ۔

If this problem can be solved, we have no obection, but if this problem remains

تو پھر اور کیا پرابلم رہ جائے گا جو ہم ان کے پاس لے جائیں ۔ وہ accept نہیں کرتے ہیں ہماری تجاویز کو۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ جی جناب وزیر اعظم پاکستان ۔

Mir Balkh Sher Mazari: Madam Chairman, I would like to again tell

the honourable Member. there are different ways of doing it. He does not have to go to the Provincial Governemnts. He can ask the Pakistna P.W.D. to execute his works and I am sure we will try and help them if he wants to do it.Thank you

میڈم ڈپٹی چیئرمین ۔ جناب راجہ افضل صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ میں اس پر صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں جی کہ وزیر اعظم صاحب نے یقین دہانی کرا دی ہے ۔ صرف اس ہاؤس کی وساطت سے کہ وزیر موصوف جو ہیں وہ کتنے دنوں سے ہماری سکیمیں یہاں آئی ہوئی ہیں ، منظور ہوئی ہیں ان کے فنڈز ریلیز ہونے ہیں ۔ کچھ کے لیے صوبائی حکومت نے refuse کیا ہے ۔ اس کے لیے تو چلیں سنٹرل گورنمنٹ کے ڈیپارٹمنٹس جو ہیں وہ چن لیں گے ۔ یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ کس کس کی سکیم کے لیے جو ہیں اس کے لیے کتنے کتنے فنڈز جو ہیں ریلیز کر دیئے گئے ہیں ۔ کس کس کی سکیمیں یہاں آئی ہوئی ہیں ۔ یہ کب تک یہاں ٹیبل کر دیں گے ۔ یہ وزیر صاحب مہربانی کر کے بتا دیں ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین ۔ جی اس وقت تو یہ اس کے لیے relevant نہیں ہے بعد میں آپ اس کے لیے سوال کر دیں ۔ اس وقت آپ کا یہ تھا جو سٹاپ کرنے کے بارے میں ، وزیر اعظم کی سٹیٹمنٹ کے بعد اس کو آپ کس طرح -----

(مداخلت)

راجہ محمد افضل خان ۔ دیکھیں اس ہاؤس کا اپنا ایک privilege ہے ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ آپ سے زیادہ مجھے پتہ ہے راجہ افضل صاحب ۔ جب وزیر اعظم تین دفعہ سٹیٹمنٹ دے چکے ہیں ۔ اس سے پہلے کبھی پاکستان کے کسی وزیر اعظم نے آپ کو فلور پر اتنی دفعہ ایشورنس دلائی ہے ۔ آپ کس زبان میں ایشورنس چاہتے ہیں ؟ ہاؤس کے decorum کا بھی خیال رکھیں ۔

حافظ حسین احمد ۔ میڈم .....

(مداخلت)

میڈم ڈپٹی چیئرمین ۔ جی حافظ حسین احمد صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر ۔

حافظ حسین احمد ۔ محترمہ ! آپ کا شکریہ میں انہیں مشورہ دوں گا کہ اگر اپنی یقین دہانیوں میں وہ اس بات کا اظہار کریں کہ صرف ۶۷ دن کے لیے ہیں وہ ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ جی وہ انہیں دنوں کے لیے دے رہے ہیں ۔

حافظ حسین احمد ۔ نہیں وہ صرف ۶۷ دن کی یقین دہانی کرا سکتے ہیں ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔جی جناب صوبیدار مندوخیل صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل۔ بہت شکریہ میں ان کا ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمیں تسلی دی ۔ جناب میں ان سے گزارش یہ کروں گا کہ پہلے تو انہوں نے یہ فرمایا کہ جس ممبر کی شکایت ہو وہ میرے پاس آئے ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ صوبیدار مندوخیل صاحب یہ relevant نہیں ہے ۔ ابھی آپ تشریف رکھیں ۔ صوبیدار مندوخیل صاحب پلیز آپ تشریف رکھیں ۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید ۔ جناب وزیر اعظم صاحب نے جو بیان دیا ہے بڑی خوشی ہوئی ہے ۔ وہ بڑا اچھا بیان دیا ہے میں صرف اتنا عرض کر رہا ہوں کہ ابھی میرے ایک دوست جو فرنٹ لائن میں بیٹھے ہوئے ہیں اور وزیر ہیں ' ان کووزارت مبارک ہو ۔ فرماتے ہیں کہ اس میں فرق تھا ۔ کسی کو تھوڑا دیا کسی کو زیادہ دیا تعمیر وطن پروگرام میں ۔ میں یہ کہوں گا کہ کسی کو تھوڑا تو دیا گیا پیپلزپارٹی کے دور میں تو ہمیں ایک صفر بھی نہیں دیا گیا۔

(تالیاں)

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔بہرہ ور سعید صاحب آپ تشریف رکھیں ۔ آپ اپنے پریولج موشن پر بات کریں ۔ اس بحث میں نہ پڑیں۔ بہرہ ور سعید صاحب ' آپ تشریف رکھیں ۔ جناب سید مزمل شاہ صاحب ۔ point of order ۔

سید مزمل شاہ ۔ میں اپنے پوائنٹ آرڈر پر پہلے تو یہ عرض کروں گا کہ صاف سیدھی سادھی بات پر ہاؤس کا ٹائم ضائع ہو رہا ہے ۔ میں صرف یہ عرض کرتا ہوں کہ جب وزیر اعظم صاحب نے یہ assurance دے دی ہے کہ تعمیر وطن کا پروگرام کسی بھی سینیٹر کا نہیں روکا جائے گا ۔ اس پرہمیں بڑی خوشی ہے اور ہم بڑےمشکور ہیں لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ

انہوں نے فرمایا ہے کہ اگر وہ یہاں پی ڈبلیو ڈی سے کروانا چاہتے ہیں تو میں اس کے لیے تیار ہوں میں صرف یہ وضاحت چاہتا ہوں کہ جو رقم صوبائی حکومتوں کے پاس چلی گئی ہے اور اس پر ٹینڈرز ہو چکے ہیں اور بہت سارے ایسے کام بھی ہیں جو شروع ہو چکے ہیں اور بہت سے ہیں جن کے ٹینڈرز کسی وجہ سے رکے ہوئے ہیں اور وہ ہونے والے ہیں ۔ ان کے متعلقہ وزیر صاحب کیا فرمائیں گے اور اس ضمن میں وہ کیا تسلی دیں گے ۔ (دوسری) یہ بات ہے کہ جس طرح میرے ایک دوست نے یہ فرمایا کہ ایک مسئلہ جو ہے وہ ہم یہاں وزیر اعظم صاحب کے پاس لے آئے ہیں ۔ یہ معمولی مسئلہ نہیں ہے پورے سینیٹ کے استحقاق کا مسئلہ ہے ۔ہے ۔ عوام کی جو ضروریات ہیں ان کا مسئلہ ہے ۔ تو اس سلسلے میں جناب وزیر اعظم صاحب یہ عرض کروں گا کہ اس ضمن میں اگر کہیں صوبائی حکومتوں میں کام رکا ہوا ہے یا اب جو کام ان کے پاس ہیں اور اس کی رقم ان کو نہیں پہنچی تو اس کے متعلق وہ جو بھی پالیسی بنانا چاہتے ہیں ۔ جہاں پر وہ چیکنگ کرانا چاہتے ہیں ۔ ہم ان ساری باتوں کو welcome کرتے ہیں لیکن جو بات بھی ہو clean line پر ہو اور واضح ہو جس کو ہم بھی تسلیم کریں اور عوام بھی تسلیم کریں ۔ اور اس مسئلے کا حل بھی ہو جائے ۔ شکریہ ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ جناب خواجہ محمد آصف صاحب ۔

خواجہ محمد آصف ۔ وزیر موصوف نے فرمایا تھا کہ یہ فنڈز جو ہیں جو freeze ہوئے ہیں گزشتہ حکومت کے دور میں ۔ جہاں تک میرا اور میرے ساتھیوں کا تعلق ہے یہ ۲۱ تاریخ کو freeze ہوئے تھے ۔ میں نے سیکرٹری لوکل باڈیز کو ۲۱ تاریخ کو فون کیا ۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں instructions آئی ہیں کہ release مت کریں in my case یہ پیسے نہ تو صوبائی گورنمنٹ کو گئے ہوئے ہیں ۔ میری سکیمیں منظور ہو کر آر ڈی والوں کو اور لوکل گورنمنٹ والوں کو intimate ہو گئی ہوئی ہیں اور انہوں نے ابھی تک ٹینڈر کر دیئے ہوئے ہیں لیکن سکیمیں implement نہیں ہوئیں ۔ کچھ سکیمیں شروع ہو گئی ہوئی ہیں لیکن رقم وہاں تک نہیں پہنچی ۔ اب ہم اس پر آ رہے ہیں کہ ہم اس پریویلج موشن کو پریس نہ کریں لیکن اگر express اور implicit قسم کی یقین دہانی ہمیں کرائی جائے کہ فلاں تاریخ کو concerned department کو ۔ ہم سب اس بات پر بھی تیار ہیں کہ ہمارے منصوبہ جات کو پی ڈبلیو ڈی کر کے آپ execute کریں وہ رقوم پی

ڈبلیو ڈی کو release کر دی جائیں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔یہ ڈیپارٹمنٹ کی بات ہے۔ خواجہ صاحب تشریف رکھیں۔

خواجہ محمد آصف ۔ بات تو مکمل کر لینے دیں میڈم چیئرپرسن ۔ ہم بہت شکرگزار ہیں وزیر اعظم صاحب کے کہ انہوں نے بڑی اچھی ایشورنس ہمیں دی ہے لیکن اگر وہ time frame دے دیں تو مسئلہ جو ہے یہ زیادہ linger on نہیں کرے گا ۔ یہ یہیں ختم ہو جائے گا ۔ time frame اگر وزیر بلدیات دے دیں کہ ۵ یا ، یا اتنے دن میں یہ رقم release ہو جائے گی تو یہ مسئلہ ختم ہو سکتا ہے

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ جناب طارق چوہدری صاحب point of order

جناب محمد طارق چوہدری ۔ محترمہ ! یہ مسئلہ غیر ضروری حد تک طوالت پکڑ رہا ہے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔جی بالکل صحیح ہے ۔

جناب محمد طارق چوہدری۔

اے شمع تجھ پہ رات یہ بھاری ہے جس طرح
ہم نے تمام عمر گزاری ہے اس طرح

محترمہ! یہ سال ختم ہونے کو آیا ہے بات یہ کرتے ہیں جی کہ ہمارے فنڈز روک لیے گیے ہیں ۔ کوئی کہتا ہے کہ پچاس لاکھ دیئے گئے ایک کروڑ چالیس لاکھ نہیں دیئے گیے ۔ میں آپ کی توجہ مبذول کرواتا ہوں ۔ مجھے اس سال ایک سنگل penny نہ دی گئی نہ realease کی گئی ۔ لیکن ہم نے شور نہیں مچایا ۔ یہ انتہا درجے کی زیادتی ہے کہ وزیر اعظم کھڑا ہو کر دو دفعہ یقین دہانی کرائے ۔ منسٹر کھڑا ہو کر یقین دہانی کروائے ۔نہ اپنے طور پر ان کو تھوڑا بہت یہ خیال ہو کہ یہ خود کیا کرتے رہے ہیں ۔ خود کیا کرنا چاہتے ہیں لیکن وزیر اعظم کے اور سب کے کہنے کے باوجود اب ان کو express آرڈرز چاہئیں ۔ اب ان کو bullet proof آرڈر چاہئیں ۔ کچھ خدا کا خوف کریں اس ہاؤس کا اپنا decorum ہے ۔ وزیر اعظم نے کہہ دیا ہے کہ ایوان بھی یہاں ہے ۔ آپ بھی یہاں ہیں ۔ ہم بھی یہاں ہیں ۔ ہم نے تو ایک سال میں اتنا شور نہیں ڈالا ان کو ایک ہفتہ میں اتنی جلدی ہو گئی ہے ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ جناب تمام ممبرز ماسوائے بہرہ ور سعید صاحب کے پریولج موشن کو پریس نہیں کرتے اس لیے میں وزیر اعظم اور وزیر متعلقہ کے بیان کے بعد اس موشن کو رول آؤٹ کرتی ہوں۔ the next سید اشتیاق اظہر صاحب ۔ نمبر ۸ ۔ سید اشتیاق اظہر صاحب جی۔ جناب راجہ محمد افضل on point of order

راجہ محمد افضل خان ۔ جناب چیئرپرسن ۔ ابھی آپ نے رولنگ دیتے ہوئے یہ کہا کہ mover جو ہے وہ اس کو press نہیں کرتا اور mover نے کھڑے ہو کر کہا جی کہ میں press کرتا ہوں ۔ رول آوٹ کرنا اور بات ہے ۔ اس کی وجہ جو آپ نے بتائی ہے on the record جو آپ نے رولنگ دی ہے وہ یہ ہے کہ mover اس کو press نہیں کرتا ۔ اس لیے میں اس کو رول آؤٹ کرتی ہوں ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ میں نے کہا ہے کہ ماسوائے بہرہ ور سعید کے جو پریس کرتے ہیں میں اس کو ۔ بہرہ ور سعید کے موشن کو رول آؤٹ کرتی ہوں ۔ یہ کہا آپ زرا سن لیں جی ۔ جناب اشتیاق اظہر صاحب۔

ii) Re: Alleded Implca Ting As Semator In A False Case.

Syed Ishtiaq Azhar: I would like to bring to the notice of this august House that on 20-04-1993 an FIR has been registered in Karachi's District Central, Police Station of Joherabad, under No.196/93 by the Government alleging and implicating me falsely that I have ordered some unpleasant actions.

Such illegal action by the Government is for the harassment and intimidation so that I am prevented from discharging my functions and other allied responsibilities which I have to perform in the capacity of Senator.

Therefore, I would request this august House for immediate discussion regarding such breach of privielge under the relevant rules.

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ جناب خورشید علی قصوری صاحب آپ کریں گے جی ۔ Is it being oppsed? oppsed تو آپ statment دے دیں ۔

Mian Khurshid Mehmood Kasuri: Madam Chairperson this is brought to my notice just now but I wish to assure the honouurable Member of the Senate that most of the Ministers on this side have been fighting for human rights. There is no reason why we should oppose. It may be referred to the Privileges Committee.

Madam Deputy Chairman: O.K., this is referred to the Privileges Committee.

Syed Ishtiaq Azhar: I thank the honourbale Minister.

Madam Deputy Chairman: Next is No. 9 - Mir Abdul Jabbar Sahib.

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ میر عبدالجبار صاحب technically آپ کا دوسرا تو آ نہیں سکتا۔ پہلا آپ نے ایک move کر دیا ہوا ہے جی ۔ ابھی اخونزادہ بہرہ ور سعید صاحب کا بھی نہیں آ سکتا۔ تو next No. 17 صوبیدار مندوخیل صاحب ۔

iii) Re: Alleged in Correct Statement of a Senator Against Another Senator.

Mr. Subedar Khan Mandokhel: I move that my privilege has been breached by the statement of Senator Qazi Hussain Ahmed in daily 'Jang', Quetta dated 25th and26th april,1993 in whiich he has stated that Rs.4,79 000,00/- has been spent for the treatment of the undersigned abroad which is incorrect.

I move that my motion may be admitted to the privilige Commitee.

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ کون سے منسٹر صاحب اس کو deal کر رہے ہیں ۔ پروفیسر خورشید صاحب point of order

پروفیسر خورشید احمد ۔ اگر آپ اجازت دیں محترمہ چیئرپرسن صاحبہ ! تو میں اس معاملے میں یہ وضاحت کر دوں کہ اسے پہلے محترم بہرہ ور سعید صاحب نے بھی ہماری توجہ اس

طرف دلائی تھی اور قاضی حسین احمد صاحب سے اسی ہاؤس میں ہماری گفتگو ہوئی ہے ۔ انہوں نے ایسا کوئی بیان نہیں دیا اور اس کی تردید بھی کی جا رہی ہے اور یہ بات ویسے بھی prima facie غلط ہے کہ چار کروڑ یا تین کروڑ نامعلوم ، خدا جانے انہوں نے یہ چیز کہاں سے بنائی ہے ۔ تو اس basis کے اوپر چونکہ یہ fact نہیں ہے ۔ باقی یہ صحیح ہے کہ جنگ میں یہ خبر شائع ہوئی ہے لیکن وہ غلط منسوب کی گئی ہے ۔ قاضی حسین احمد صاحب کی طرف ۔

جناب آفاق شاہد ۔ Thank you madam Chair person اس سلسلے میں فوری طور پر مجھے ایک brief report ملی ہے ۔ اور یہ موشن جو ہے یہ محسوس ہوتا ہے کہ کسی غلط فہمی کی بنیاد پر table کیا گیا ہے ۔ اس میں جو decimal کا فرق آیا ہے ۔ اس کی وجہ سے یہ کروڑوں میں رقم دکھائی گئی ہے ۔ جو بہرحال غلط ہے ۔ بہرحال یہ ہمارے معزز ممبران کا حق ہے کہ

legally they are entitled to get these facilities abroad.

میں correct position پڑھ کر سنا دیتا ہوں ' اس میں ایسا ہے کہ ڈاکٹر نصیر الدین جوگیزئی صاحب سینیٹر تھے ان کو

actual expenditure for his medical treatment was given Rs.13,66,526/-

صوبیدار مندوخیل سینیٹر ہیں محترمہ ان کو

Rs.4,79,550/- were allocated but not through the Federal Ministry, it was given by our Mission abroad for their medical check up.

ڈاکٹر نور جہاں پانیزئی صاحبہ !

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ میں نے ابھی تک لیے نہیں جی ۔ میں یہ clear کر دوں کہ یہ approve ہوئے ہیں ۔ لیکن ابھی تک میں treatment کے لیے نہیں گئی۔

(مداخلت)

Mr. Afaq Shahid: It is three lacs thirty five thousand.

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ یہ دو سال سے approve ہوا ہے ۔ میں نے ابھی تک نہیں لیا آپ کی گورنمنٹ سے۔

جناب آفاق شاہد ۔ ملک محمد نعیم خان صاحب Ex-minister for cemmerce تھے

ان کو ہم نے =/Rs 2,75000 دیئے ۔ سید طارق محمود Ex- minister for Housing and works

تھے ان کو Rs 97,485.36 دیئے گئے ۔ یہ wife of Mr. Ex-Minister for Water and Power

Jan muhammad yousaf تھے ان کو Mr Saleh Nasir Rs.5,37,299.50/- was given .

سید wife of Ch. Nasir Iqbal, Member of National Assembly, was given Rs. 257000/-

منظور حسین شاہ ممبر نیشنل اسمبلی

he was given Rs.4,33,180/- and Mr. Akhunzada Behrawar Saeed was given Rs 5,34 ,000/-. This is what I have got the report just now I have been examining.

اس میں کسی کی ذات کو پیسے نہیں دیئے گئے ۔ یہ ان کا حق ہے کہ ہر معزز ممبر کو اگر اس کے علاج معالجے کے لیے کوئی میڈیکل بورڈ تجویز کرتا ہے کہ جی انہیں باہر بھیجا جائے تو یہ گورنمنٹ بھیجتی ہے اور ہمارے جو missions ہیں باہر وہ ان کے میڈیکل کے اخراجات برداشت کرتے ہیں ۔ یہ کروڑوں میں بہرحال نہیں ہے ۔ یہ غلط خبر چھپی ہے اور یہ اخبارات میں جو غلط خبر چھپی ہے یہ کسی misprint کی وجہ سے ہوا ہے ۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل ۔ میں منسٹر صاحب کی سٹیٹمنٹ کے بعد اس کو پریس نہیں کروں گا ۔ لیکن میری گزارش ہے کہ اتنی بڑی خبر ایک میرے متعلق نہیں چھپی ہے بلکہ تقریباً آپ سب کے بارے میں چھپی ہے اخبار میں ۔ تو یہ اخبار والے کیوں چھاپتے ہیں اور اخبار والوں کو ہم منع کیوں نہیں کرتے ہیں ۔ آج کل جو ہماری سیاست ہے وہ اخبار تک پہنچی ہوئی ہے ۔جناب اگر ہم یہی بات اخبار والوں کو کہیں تو اس میں میرے خیال میں یہ ملک کی جو نازک صورتحال یہ بھی اور خراب ہو رہی ہے اور معزز رکن جو ہیں قومی اسمبلی اور سینیٹ کے ان کے بارے میں بہت سی باتیں ہوتی ہیں ۔ میں اب پریس نہیں کر رہا ہوں میں صرف اپنی گزارشات کر رہا ہوں ۔ یہ ہمارے معزز بھائی بیٹھے ہوئے ہیں ۔ اگر صحیح رپورٹنگ کریں ۔ کیونکہ یہ چار کروڑ کی رقم کوئی معمولی بات نہیں ہے ۔ تین لاکھ سے تین کروڑ بنا دیا ہے ۔ اگر وہ اس نقطے کو دیکھیں اور دوسرے دن ہی اسے صحیح کر دیا جائے ۔ اخبار میں تو پھر بالکل کوئی بات نہیں ہوتی لیکن انہوں نے تو بالکل خیال نہیں کیا ۔ مجھے پتہ ہے کہ قاضی حسین احمد نے یہ نہیں کہا ہے ۔ یہ غلطی اخبار والوں سے ہوئی ہے ۔ اگر اخبار ہمارے ملک میں ایسے انتشار پھیلائیں تو پھر ہمارے ملک کا کیا بنے گا ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ تو آپ پریس نہیں کر رہے ؟

جناب صوبیدار خان مندوخیل ۔ میں پریس نہیں کروں گا ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ شکریہ جناب ۔بہرہ ور سعید صاحب پوائنٹ آف آرڈر ۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید ۔ منسٹر صاحب نے جو سٹیٹمنٹ دی ہے مجھے اس سے بالکل اتفاق ہے ۔ میں ان سے اتنی عرض کروں گا کہ میرے conscience کو یا میری اس پوزیشن واضح کرنے کے لیے کہ اس میں سے کتنے پیسے مجھ پر خرچ ہوئے کتنے پیسے گورنمنٹ کو واپس ہوئے ۔ دو دفعہ ڈاکٹر صاحب نے مجھے دیکھا ہے اور اس دوران مشکل سے ایک ہزار پونڈ خرچ ہوا ہے ۔ باقی پیسے ان کی منسٹری کو واپس ہوئے ۔ یہ مہربانی کر کے بتا دیں کہ باقی پیسے ان کو واپس اگر نہیں ہوئے ہیں تو پھر کس نے ان کو ہڑپ کیا۔

جناب آفاق شاہد ، Chairperson صاحبہ میں بہرہ ور سعید صاحب کے جذبات کی انتہائی دل سے قدر کرتا ہوں اور یقینا ایسی کوئی بات ہوئی ہے تو میں اپنی منسٹری کے ذریعے چیک کروں گا اور فوری طور پر اس کا clarification بھی issue کرواؤں گا۔ اور اگر کہیں بھی اس میں کسی قسم کی کوئی دھاندلی پائی جائے گی تو انشاءاللہ اس کے خلاف سختی سے کارروائی کی جائے گی۔ جہاں تک اخبارات کا تعلق ہے چیئرپرسن صاحبہ آپ جانتی ہیں کہ وہ misprint کہیں نہ کہیں سے ہو جاتی ہے۔

ADJOURNMENT MOTIONS

Madam Deputy Chairman: Next item Adjournment Motion No.1 Dr. Muhammad Rehan Sahib.

i) Re:Alleged Violation Of Safety Measures By PIA Pilots

Dr. Muhammad Rehan: With your permission I most humbly submit that a matter has been reported in the daily 'News' dated 1st March, 1993 regarding frequent and serious flight safety violations by PIA pilots, so I request that this House may be adjourned and the matter may be taken up for discussion

because it has caused lot of resentment in the genral public and it concerns the Federal Govenemnt and is of high public importance. So, the House be adjourned to take up the matter for discussion. Thank you.

Madam Deputy Chairman: Who is the concenred Minsiter?

Sardar Wazir Ahmed Jogezai: I oppose it.

(interruption)

میڈم ڈپٹی چیئرمین، خواجہ آصف صاحب آپ ذرا decorum کا خیال دو دن سے، کم رکھتے ہیں۔

ڈاکٹر محمد ریحان ۔محترم جوگیزئی صاحب نے اس کو اپوز کیا ہے ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ جی ہاں ۔ انہوں نے ٹیکنیکی اپوز کیا ہے ۔

ڈاکٹر محمد ریحان ۔ جناب یہ daily News یکم مارچ کی اس اشاعت میں کافی لمبامضمون شائع ہوا ہے ۔ تو اس میں انہوں نے باقاعدہ تفصیل کے ساتھ جتنی violations ہو چکی ہیں مختلف اوقات میں اور جس سے بڑے خطرناک قسم کے وہاں پر حادثات رونما ہو سکتے تھے اور وہاں پر بہت زیادہ نقصان ہوا ہے تو وہ clipping جو ہے وہ آپ کے ریکارڈ میں ہے ۔

(مداخلت)

ڈاکٹر محمد ریحان ۔ تو میں نے عرض کیا کہ یہ جو کٹنگ ہے اخبار کی جو کہ بڑی تفصیل سے شائع ہو چکی ہے اور اگر میں یہاں پر اس کو پڑھنا شروع کر دوں تو میرے خیال میں ایوان کا بڑا قیمتی وقت اس پر خرچ ہو گا تو یہ میری گزارش ہے کہ یہ violations ہو رہی ہیں اور نہ صرف ہو چکی ہیں بلکہ بار بار ہوتی رہی ہیں اور جس پر پی آئی اے ۔ یہ جو سول ایوی ایشن اتھارٹی ہے ۔ اس پر بہت اس کے lenient view لیتی رہی ہے اور اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو بہت بڑے disaster ہو سکتے ہیں ۔ میری خواہش ہے کہ منسٹر صاحب اس کو اب اپوز نہ کریں اور اس کے لیے وقت دیا جائے تاکہ ہم اس کو ڈسکس کر سکیں ۔ ملک کے مفاد میں، عوام کے مفاد میں، پی آئی اے، سول ایوی ایشن سب کے مفاد میں، شکریہ جناب ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین ۔ جناب وزیر جوگیزئی صاحب۔

Since the Defence Minsiter has already requested to be on leave, therefore, this adjournment motion be left pending till he comes back. Thank you

ڈاکٹر ریحان صاحب منسٹر صاحب تو نہیں ہیں ۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ ٹھیک ہے جناب ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین ۔ تو پھر اسے ڈیفر کرتے ہیں ۔ for the next turn . The

Next No. 2. Raja Muhammad Afzal khan Sahib.

ii) Decision Of The WAPDA To Levy Rs.2700As Service Charges

راجہ محمد افضل خان ۔ شکریہ میڈم ۔ میں حالیہ وقوع پذیر خاص عوامی اہمیت کے حامل مسئلہ کے زیر بحث لانے کے لیے التواء کی تحریک پیش کرتا ہوں ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ نوائے وقت مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۹۲ء کی خبر کے مطابق واپڈا نے بجلی کنکشن کے لیے گھریلو صارفین سے ۲۷۰۰ روپے سروس چارجز لینے کا فیصلہ کیا ہے یہ رقم زر ضمانت کے علاوہ ہو گی ۔ واپڈا کے اس فیصلے سے غریب صارفین میں پریشانی کی لہر پھیل گئی ' میری استدعا ہے کہ اس اہم مسئلہ کو فی الفور زیر بحث لایا جائے ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ شکریہ جناب پروفیسر خورشید احمد صاحب ۔ نمبر ۱ جی ۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم ۔ محترمہ چیئر پرسن صاحبہ ! میں مندرجہ ذیل تحریک التواء پیش کرنے کی اس ایوان سے اجازت چاہتا ہوں ۔ ایک خبر کے مطابق واپڈا نے گھریلو صارفین سے بطور سروس چارجز دو ہزار سات سو روپے اضافی طور پر وصول کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ بجلی کے نرخوں میں حالیہ اضافے کے بعد گھریلو صارفین کے لیے یہ اضافہ نہایت پریشان کن ہے ۔ اس لیے میں وزیر متعلقہ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔جی پروفیسر خورشید احمد صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ جی بس میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ اضافہ جو ہے یہ بار ہے

بالکل اور اس پر ایوان میں گفتگو کی جائے اور اگر حکومت اس معاملے میں کوئی policy statment دینا پسند کرے تاکہ جو غریب صارفین ہیں خاص طور پر ان کے لیے دو ہزار سات سو روپے کا سرچارج بہت ہی زیادہ ہے ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ اس بارے میں کون سے منسٹر صاحب ڈیل کر رہے ہیں جی ۔ واپڈا کے کون جی؟ جی پوائنٹ آف آرڈر ۔ جی صوبیدار مندوخیل صاحب جی ۔

(مداخلت)

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ نہیں آپ بےفکر رہیں کوئی بات نہیں ہے ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ کون سا منسٹر اسے ڈیل کر رہا ہے جی ۔ جناب آفاق شاہد صاحب جی ۔ Minister for Health جی ۔

جناب آفاق شاہد ۔ جی میں اس سلسلے میں صرف ایک وضاحت کرنا آپ کی اجازت سے چاہتا ہوں ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔جناب آفاق شاہد صاحب ۔ منسٹر فار ہیلتھ ۔

جناب آفاق شاہد، منسٹر فار واٹر باہر گئے ہوئے تھے انہوں نے وہاں سے ٹیلی فون کر کے مجھے بتایا تھا کہ میں ایک دو روز میں آ جاؤں گا۔

If there is anyAdjournment motion. He will be attending the house and he will be able to answer the question.

تو اس کو ذرا سا دو چار روز کے لئے defrred کرا دیا جائے

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ تو ٹھیک ہے اسے defer کر دیں لیکن آفاق شاہد صاحب آپ نے پہلے بتا دینا تھا۔ تاکہ اس ترتیب سے ہم لاتے ۔آتے ہی آپ اگر ہمیں .....

Mr. Afaq Shahid:I am sorry I forgot to inform you.

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔جناب پروفیسر خورشید احمد صاحب جی ۔ اسے ڈیفر کر دیجئے ۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ اس ایوان میں ہمیشہ ہم نے وزراء سے پورا پورا تعاون کیا ہے لیکن طریقہ وہی جس طر آپ نے متوجہ کیا یا وزیر پارلیمانی امور کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان

معاملات میں جو وزراء نہ آ رہے ہوں یا ان کی طرف سے جواب دیں یا پہلے سے بتا دیں کہ اس کو فلاں وقت تک مؤخر کر دیا جائے ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین ۔ یہی میں ان سے ابھی بات کر رہی تھی کہ آئندہ جتنے بھی یہاں منسٹر صاحبان ہیں اگر کوئی منسٹر صاحب absent ہوتے ہیں تو وہ پہلے inform کریں اور دوسرا منسٹر ان کی جو بھی question یا answer یا privilege motion یا adjournment motion ہے وہ ڈیل کریں ۔ جی یہ یہاں پہ اس ہاؤس میں رہا ہے بعض اوقات cencerned منسٹر نہیں ہوتا ہے لیکن the second Minister دوسرا جو منسٹر ہوتا ہے۔ راجہ افضل صاحب جی۔

راجہ محمد افضل خان ۔ یہ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے بھی موشن آیا وہ بھی وزیر صاحب نہیں تھے ۔ یہ کوئی ایسی بات تو نہیں ہے کہ ۵۸ ملاؤں میں مرغی حرام ہو گئی ہے ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین ۔ نہیں یہ جب تھوڑے منسٹر تھے تب بھی سینیٹ میں یہ مسئلہ ہوتا تھا ۔ راجہ افضل صاحب آپ کی یادداشت بھی بہت --- راجہ افضل صاحب سینیٹ کے ساتھ ہر ایک کا رویہ یہی تھا آپ کی یادداشت بھی کم ہے ۔

(مداخلت)

راجہ محمد افضل خان ۔ میڈم چیئرپرسن ۔ ان کو یہ تسلی دیں کہ آٹھ دس دن آپ کے ہیں ۔ یہ جواب دیں آپ کی ذمہ داری ہے ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین ۔ راجہ صاحب یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا ۔

Raja Mohammad Afzal Khan : I am not on point of order.

میں تو اپنے privilege پہ بات کر رہا ہوں adjournment motion پہ بات کر رہا ہوں ۔ ان کو تسلی دیں آٹھ دس دن ہیں ان کے اور یہ کم از کم جتنے دن ہیں اتنے دن تو جواب دیتے جائیں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین ۔ راجہ صاحب اگر آپ کی اور میری دونوں کی یادداشت درست ہے اس سینیٹ میں ہمیشہ منسٹروں کا رویہ یہی رہا ہے ۔ چاہے آج ہو چاہے پہلے یہ پہلی دفعہ نہیں ہوا ہے ۔ اس لیے آپ یہ بات سنیں راجہ صاحب اس کو ڈیفر کر دیتے ہیں ۔ آپ کے

موشن کو ۔ جناب آفاق شاہد صاحب منسٹر فار ہیلتھ جی ۔

جناب آفاق شاہد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ راجہ محمد افضل صاحب میرے بہت اچھے دوست ہیں ۔ ہم کافی عرصے ساتھ رہے ہیں ۔ میں نہیں سمجھتا کہ اتنے سینئر --- چیئرپرسن کہا ہے میں نے بھائی ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین ۔ چیئرمین کہہ دیں ۔ آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے ۔ جو بھی کہتے ہیں ٹھیک کہتے ہیں جی ۔

جناب آفاق شاہد ۔ میں نہیں سمجھتا کہ راجہ صاحب اتنے پرانے سینئر پارلیمنٹیرین ہونے کے باوجود اپنے جملوں سے اس ملک کی عدالت عالیہ پر اثر انداز ہونے کی کوشش کریں گے ۔ ابھی انہوں نے یہ فرمایا کہ آٹھ دس روز کی بات ہے اس کے بعد فیصلہ ہو جانا ہے ۔ انہیں کیسے پتہ چلا کہ یہ آٹھ دس روز کے اندر یہ عدلیہ ----

میڈم ڈپٹی چیئرمین ۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔ آفاق شاہد صاحب آپ تشریف رکھیں ۔ آفاق شاہد صاحب پلیز آپ تشریف رکھیں ۔ راجہ افضل صاحب تشریف رکھیں ۔ خواجہ آصف صاحب on point of order راجہ افضل صاحب اگر میں آپ کو فلور دوں گی تو آپ بات کریں گے اگر میں آپ کو اجازت نہیں دیتی تو آپ نہیں بات کر سکتے ۔ خواجہ آصف صاحب پوائنٹ آف آرڈر ۔

خواجہ محمد آصف ۔ شکریہ میڈم چیئرپرسن ! دو چار روز پہلے اخبار میں آیا تھا کہ وزارت مذہبی امور نے حج کے لیے این او سی جاری کرنے بند کر دیئے ہیں ۔ یہ حکومت کی طرف سے جو اناؤنسمنٹ آئی تھی کہ حج کے لیے این او سی جاری کرنے بند کر دیئے گئے ہیں ۔ یہ ایک این او سی آج جاری ہوا ہے اور یہ میرے ہاتھ میں ہے ۔ اس وقت فوٹو کاپی اس این او سی کی ۔ میں clarification چاہوں گا کہ وہ اخبار کی اطلاع غلط تھی یا کہ یہ غلطی سے issue ہو گیا ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین ۔ یہ آپ پوائنٹ آف آرڈر پر پوچھنا چاہتے ہیں ؟

خواجہ محمد آصف ۔ اور تو اس وقت کوئی طریقہ نہیں ہے ۔ وزیر بیٹھے ہوئے ہیں مذہبی امور کے ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ آپ اس کو proper طریقے سے move کریں۔ اس طرح آپ نہیں سن سکتے۔ آپ proper طریقے سے اسے move کر لیں۔

خواجہ محمد آصف ۔ یہی تو ایک طریقہ available ہے اس وقت۔ جو طریقہ آپ بتا رہی ہیں وہ تو ج بھی گزر جائے گا اور اس کے بعد ---

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ آپ طریقے سے move کر دیں۔ لے آئیں گے ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ہم خود ہی لے آئیں گے جی۔ آپ کر لیں تو لے آئیں گے۔

خواجہ محمد آصف ۔ نہیں تو ٹائم گزر جائے گا۔ اس کی importance جو ہے ختم ہو جائے گی۔

(مداخلت)

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ راجہ صاحب آپ proper طریقے سے move کریں پوائنٹ آف آرڈر پر۔ تو میں آپ کا نہیں move ہونے دوں گی۔ جی جناب سید مزمل شاہ صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر۔

سید مزمل شاہ ۔ جس مسئلے کو زیر بحث لانا چاہتے ہیں۔ میڈم میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ وہ ۱۹۴ پر کوئی ایسا مسئلہ جس کو زیر بحث لانا چاہے کوئی ممبر اس کو اگر before time کوئی نوٹس نہ دیا گیا ہو تو وہ (قاعدہ) ۱۹۴ کے اندر آپ اس کی اجازت دے سکتی ہیں discussion کی اگر آپ کی مرضی ہے۔ آپ دینا چاہیں یا نہ دینا چاہیں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ شکریہ جناب۔ ڈاکٹر بشارت الٰہی صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر۔

Dr. Bisharat Elahi: Thank you Madam Chairperson! The objection raised by my honourable colleague is that a newspaper item said something and what he has seen is contrary to the newspaper item.

یا تو یہ کہیں کہ جی میں نے کسی کے لیے apply کیا تھا۔ اسے این او سی نہ ملا۔ کسی اور کو ملا۔ پھر تو کوئی بات بھی بنتی ہے۔ یہ تو کوئی بات نہیں کہ اخبار میں یہ آیا تھا کہ لیکن آج کسی کو این او سی مل گیا۔

and giving the NOC is a prerogative of the Ministry. It is not as a matter of right. Thank you very much.

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ تھینک یو جی۔ جی تشریف رکھیں جی۔

خواجہ محمد آصف۔ میڈم چیئرپرسن یہ باقاعدہ حکومت کی طرف سے announce کیا گیا تھا کہ این او سی بند کر دیے گئے ہیں۔ لیکن اس کے بعد بھی انڈر ہینڈ یہ جاری ہیں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ میں آپ سے کہ رہی ہوں خواجہ صاحب آپ اسے proper طریقے سے move کریں۔

(مداخلت)

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ خواجہ صاحب آپ اسے move کریں میں لے آتی ہوں۔ جی جناب next۔ ارباب رحیم صاحب۔

جناب ارباب غلام رحیم ۔ میڈم یہ ہوا تھا کہ یہ تو بلکہ ان کے زمانے میں پیسے لے کر جاری کر رہے تھے تو ہم نے بند کروا دیئے ہیں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔

Adjournment Motion No.5 - Syed Faseih Iqbal Sahib.

iii): Re: Increase In Sumggling Of Various Commodities

Syed Faseih Iqbal: It has been reported in the daily 'The News' dated March 14, 1993 that smuggling of various commodities including raw material from Iran via Balochistan, has picked up considerably in the recent months. Paraffin Wax smuggling is alone denying the governemnt import duty worth millions of rupees.

This situation has created great resentment in the general public and therefore, I move that the normal business of the House be suspended to discuss this important subject matter.

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ انہیں کون ڈیل کر رہا ہے جی ؟

سید فصیح اقبال ۔ فنانس منسٹر ہی کریں گے ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ جناب فاروق لغاری صاحب آپ انہیں اپوز کرتے ہیں ؟

Sadar Farooq Ahmed Khan Leghari : I oppese

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ آپ نے اپوز کر دیا آپ انہیں بولنے دیں ۔

سید فصیح اقبال ۔ میڈم چیئرپرسن صاحبہ! بہت سی چیزیں ہیں ۔ ایران کے ذریعے جہاں اس وقت کسٹم اور فرنٹیئر کور کی پوسٹیں ہیں ۔ میرا خیال ہے کوئی پانچ چھ ایجنسیاں ہیں فیڈرل گورنمنٹ کی اسمگلنگ کو روکنے کے لئے ہیں اور کروڑوں روپے ان پر خرچ ہو رہے ہیں ۔ لیکن اسمگلنگ بالکل بام عروج پر ہے جتنے raw materials ہیں ۔ الیکٹرانک گڈز ہیں ۔ وہ سب ایران اور افغانستان سے آ رہے ہیں ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ بعض ایسی چیزیں ہیں جو ہماری فیکٹریوں میں کیمیکز کے طور پر استعمال ہوتی ہیں ۔ اس کو اس طرح سے لانا بھی بڑا خطرناک ہے اور very injurious ہے ۔ ہیلتھ کے لیے بھی اور hazardous ہیں لیکن دیکھا گیا ہے کہ کسٹم کے باوجود اتنی پوسٹیں وہاں موجود ہیں ۔ اتنی ایف سی کی پوسٹیں ہیں اس کے باوجود ٹرین کے ذریعے بھی اور ٹرک کے ذریعے بھی یہ آ رہا ہے ۔ حکومت کو کروڑوں روپے کا زرمبادلہ جو ویسے حکومت کو ڈیوٹی کے طور پر مل سکتا ہے وہ ضائع ہو رہا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پر حکومت کو فوری طور پر نوٹس لینا چاہیئے اور یہ کوئی اخباری خبر نہیں ہے ۔ میں چونکہ خود اس صوبے سے تعلق رکھتا ہوں یہ ہم لوگوں کو سب کو علم ہے کہ کوئی پچیس تیس مارکیٹیں ہیں ۔ تمام چیزیں مل رہی ہیں حتی کہ انڈسٹریل یونٹ کی را میٹیریل بھی جو میرا خیال ہے کہ ایک نہایت افسوس ناک واقعہ ہے کہ وفاقی حکومت کی اپنی کوئی گرفت وہاں نہیں رہی ہے ۔ وہاں کے افسران جو بھی من مانی کر رہے ہیں وہ حکومت کو کروڑوں روپے کا نقصان پہنچا رہے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ وزیر خزانہ صاحب اس چیز کا نوٹس لیں گے اور وضاحتی بیان دیں گے کہ آیا یہ سمگلنگ روکنے کے لیے کیا اقدامات کیے ہیں اور اس خبر کے بعد آیا یہ خبر صحیح ہے اور اس پر حکومت نے کیا قدم اٹھایا ہے ۔ شکریہ ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ جناب فاروق لغاری صاحب ۔ منسٹر فار فنانس ۔

سردار فاروق احمد خان لغاری ۔ یہ جو آج انہوں نے ایڈجرنمنٹ موشن دی ہے ۔ ہمارے ریکارڈ کے مطابق یہ آج ایجنڈا پر نہیں تھی ۔ بہرصورت انہوں نے اس پر ---

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ نہیں جی یہ ایجنڈے پر ہے ۔

سردار فاروق احمد خان لغاری ۔ انہوں نے جو ریزولیوشن آج move کیا ہے paraffin wax کے بارے میں اس کے بارے میں ہماری اطلاعات یہ ہیں کہ paraffin wax کی کوئی سمگلنگ ایران یا افغانستان سے بلوچستان میں نہیں ہو رہیں ۔ جتنے بھی seizures ہوئے ہیں of sumuggled goods آج تک اس میں praffin wax کا کوئی seizures نہیں ہوا اس کے علاوہ paraffin wax کی کوئی بھی انڈسٹری کوئی بھی یونٹ پورے بلوچستان میں نہیں ہے اور یہاں جتنی بھی فورسز ہیں اینٹی سمگلنگ کی ایک تو کسٹمز کا جو عملہ ہے اور جو اس کے ساتھ منسلک فورسز ہیں اس کے علاوہ فرنٹیئر کور جو ہے وہ بھی ذمہ دار ہے برائے چیکنگ سمگلنگ جتنے انہوں نے raids کیے ہیں یا پٹرولنگ کی ہے ۔ انہوں نے بھی آج تک پیرافین ویکس کا کوئی بھی کیس نہیں پکڑا تو اور چیزوں کی سمگلنگ تو ہو رہی ہے ۔ ڈرگز کی بھی ہو رہی ہے اور بھی آئٹمز ہیں جن کی سمگلنگ بارڈر پر ہو رہی ہے ۔ لیکن پیرافین ویکس کی قطعا نہیں ہو رہی ۔ بہرصورت ان کی اطلاع کے لیے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو اس کی value ہے اور اس پر کاسٹ آف ٹرانسپورٹیشن وغیرہ ہے تو even with Iran's low rate of currency اس کی وجہ سے بھی یہاں paying نہیں ہوتا for anyone to smuggle this particular item ہمارے خیال میں ان کی اطلاع جو ہے وہ کسی غلط فہمی پر مبنی ہے اور چیزوں کی یقینا ہو رہی ہے سمگلنگ۔ لیکن پیرافین ویکس کی اس وقت نہیں ہو رہی ۔ اس کے باوجود میں سینیٹرز صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم نے ہدایات دے دی ہیں کہ اس بات پر بھی خاص توجہ کی جائے اور دیکھا جائے کہ آیا پیرافین ویکس کہیں سے تھوڑی سی مقدار میں بھی کہیں سمگل تو نہیں ہو رہی ۔ اس لیے میں ان سے درخواست کروں گا کہ اس کو with draw کریں اور اس پر بحث نہ ہو ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ سید فصیح اقبال ۔

سید فصیح اقبال ۔میں پریس نہیں کرتا ۔ وزیر خزانہ صاحب کی اس یقین دہانی پر لیکن

میرا صرف اتنا مسئلہ تھا کہ پیرا فین ویکس کے علاوہ میں نے various commodities کا بھی ذکر کیا تھا ۔ لیکن بہرحال میں اس کو پریس نہیں کرتا ۔ بلوچستان میں تو کسی قسم کی انڈسٹری نہیں ہے ساری انڈسٹری پنجاب ' سندھ اور دوسرے صوبوں میں ہے ۔ لہذا جن چیزوں کی سمگلنگ ہو رہی ہے وہ دوسرے صوبوں کے لیے ہو رہی ہے ۔ بلوچستان میں تو انڈسٹری ہے ہی نہیں ۔ بہرحال میں کہ ان کی اس یقین دہانی کے بعد میں اس کو پریس نہیں کرتا ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین ۔ میں منسٹر صاحب کی اس یقین دہانی پر اسے rule out کرتی ہوں ۔ اگلا آئٹم نمبر ۲ سید فصیح اقبال ۔ اور وہی ہے ۲۴ خواجہ محمد آصف صاحب ۔ سید فصیح اقبال ۔ جناب راجہ محمد افضل صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ میرا بھی ایک موشن تھا ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین ۔ وہ جی واٹر اینڈ پاور سے تھا منسٹر صاحب یہاں تشریف نہیں رکھتے اس لیے اسے ڈیفر کردیا گیا ہے ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ تو یہ تو ڈیفر ہو گیا ہے ۔ تو پھر یہ اگلے سیشن میں جائے گا ۔ کیونکہ کل سے آپ پریولیج پر بحث شروع کروا دیں گی ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین ۔ منسٹر صاحب تشریف نہیں رکھتے ۔ نمبر ۲ سید فصیح اقبال صاحب ۔

iv) Re: Industrial Units Increasung Pollution In Islamabad.

Syed Faseih Iqbal: It has been reported in the press that about 350 industrial units are operating in the localities of 1-9 and 1-10 in Islamabad and many of them emit hazardous substances, posing serious threat to human and plant life in the vicinity. The matter is of urgent public importance and thereforeI move that the reguair business of the House be suspended to discuss the issue.

سید فصیح اقبال ۔ جناب چیئرمین صاحبہ ! آپ کے اسلام آباد میں جب ڈیکلئرڈ ہے انڈسٹریل ایریا ----

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ نہیں جی ۔ آپ پہلے move کریں ۔ خواجہ آصف صاحب بھی move کر رہے ہیں ۔ جناب خواجہ آصف صاحب۔ ۲۴۔

Khawaja Muhammad Asif: I hereby move that the normal proceedings the House be adjourned to discuss the following matter of urgent public impornce and of recent occurrence:-

'Daily Nation' dated 1st February, 1993 repoters from Islamabad. Leakage of toxic gases from several illegally established factories in Islamabad Industrial estate is threatening the lives of thousands living in Sector I-9 and I-10 residential areas neighbouring this industrial zone.

Residents of these sectors sayover 48 persons have died due to cancer over the last couple of years. This number has risen to the present level from about 14 last year.

Normal proceedings of the House be suspended and the motion be taken up for discussion.

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ شکریہ جی ۔ کون اسے ڈیل کر رہا ہے ۔ قصوری صاحب۔

Mian Khurshid Mahmud Kasuri: Madam Chairperson, I oppose the admission of this one under clause 75 because this is not a matter of recent occurrence.... ....

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ آپ پہلے جی اسے اپوز کریں ۔ اسے کے بعد وہ details دیں گے ۔ You have to make the statement. Thank you.

سید فصیح اقبال ۔ جناب میڈم چیئرمین ۔ جناب یہ مسئلہ جو ہے recent occurence کا ہے ۔ مسئلہ اس لیے پیدا نہیں ہوتا کہ جب ایک چیز پتہ چلی پریس کے ذریعے لوگوں نے درخواستیں دیں ۔ تمام گورنمنٹ کے کوارٹرز جو اسوقت موجود ہیں ۔ سی ڈی اے ہے ۔ انوائرنمنٹ منسٹری ہے اور آپ کا ایڈمنسٹریٹو ۔ لوگوں نے وہاں کے مکینوں کے لیے وہاں کے

شہریوں نے ۔ایک سال سے وہ دیکھ رہے ہیں کہ فیکٹریاں دن بدن کھلتی جا رہی ہیں اور گھروں کے اندر وہاں لگوں نے کمرشل یونٹس بنا لیے ہیں جو کہ ویسے بھی سی ڈی اے کے رولز کے خلاف ہے ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ایسی چیز ہے ۔ صحت کے لیے اور انسانی جانوں کے لیے ۔ نہ recent occurrence کا مسئلہ ہے ۔ یہ اتنی قومی اہمیت کا مسئلہ ہے کہ اگر اس کو آج نہ روکا گیا تو پورا اسلام آباد بلکہ پورا آپ کا capital territory ہے' اس کے شہریوں کو جان کا خطرہ لاحق ہو گا اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ایسی چیز تھی ۔ اس پر وزیر صاحب کو چاہیئے تھا کہ پہلے اس پر تحقیق کراتے کہ اس میں کہاں تک صداقت ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ وہاں کے شہریوں کی زبوں حالی کا یہ عالم ہے کہ اگر حکومت وقت' جو کیپیٹل ہے اسلام آباد ' وہی لوگوں کو علم نہیں ہے ۔ وہاں کے حکام بالا کو کہ اسلام آباد میں کیا ہو رہا ہے تو بڑی زیادتی ہے شہریوں کے ساتھ ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں فوری طور پر حکومت تحقیق کرے اور کمیشن بنانے ۔ اگر کچھ فیکٹریاں illegal ہیں تو انہیں فوری طور پر بند ہونا چاہیئے اور فیکٹریز جتنی اس وقت ایسی toxic gases کے سلسلے ہیں۔ کوئی شہری علاقے میں انڈسٹری قائم نہیں کر سکتا اور industrial zone میں بھی جن کی اجازت نہ ہو ۔ مثلا explosives ہیں ۔ اس قسم کی چیزیں جن کے لیے حکومت سے خاص اجازت لینی پڑتی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں illegal بھی ہے اور ویسے بھی شہری بستیوں میں جہاں شہری علاقے نہیں وہاں کسی قسم کی انڈسٹری قائم نہیں ہو سکتی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہاں صرف وہاں کے لوگوں کو ہی خطرات نہیں ہیں پورے اسلام آباد کے شہریوں کو خطرہ ہے اور اس سلسلے میں فوری طور پر اس کی تحقیق ہونی چاہیئے اور اس پر حکومت وضاحتی بیان جاری کرے جو لوگ متعلق ہیں۔ کیونکہ اس وقت سی ڈی اے کی انچارج کابینہ ڈویژن ہے اور جو بھی وزیر صاحب ہیں ۔ یہ تو collective responsibility ہے ۔ ان کو چاہیئے کہ یہ بتائیں تاکہ شہری اس قسم کے شبہات سے بالاتر ہوں ۔ یہاں سیمنٹ فیکٹری ہے ۔ اس کے سلسلے میں تو انوائرمنٹ کی کمیٹی بن چکی ہے ۔ دہوئیں چل رہے ہیں ۔ اینٹوں کے بھٹے ہیں ۔ یہ تو ایسی چیز ہے جس میں انسان کی' جیسے ہمارے ایک فاضل ممبر نے کہا کہ کینسر اور دیگر ایسی مہلک بیماریاں ہیں جن کا کوئی علاج نہیں ہے تو کم از کم آپ اس source کو ختم کریں جس سے یہ ساری بیماریاں پھیلتی ہیں اور جب یہ چیز علم میں آ گئی ہے تو اب اس کے لیے وہ چیزیں تمام قانون نہیں ہے کہ recent occurrence ہو اور کل ہی یہ پتہ چلے ۔ یہ ایک

سال سے چل رہا تھا لیکن کسی نے توجہ نہیں دی ۔ اب ہاؤس میں یہ چیز آ گئی ہے ۔ ابھی ہاؤس کی پراپرٹی ہے کہ اس سلسلے میں حکومت فوری طور پر اس کا نوٹس لے ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ جناب خواجہ آصف صاحب ۔

خواجہ محمد آصف ۔ میڈم چیئرپرسن ! جناب فصیح اقبال صاحب نے خاصی تفصیل کے ساتھ ایڈجرنمنٹ موشن پر روشنی ڈالی ہے ۔ یہ معاملہ pure technicality پر اگر دیکھا جائے تو continuous واقعہ ہے recent occurrence جس طرح وزیر موصوف نے فرمایا ۔ ہو سکتا ہے اس پر fit نہ بیٹھتا ہو ۔ لیکن اسلام آباد بڑا خوب صورت شہر ہے اور ہمارے ملک کا واحد propertyplanned شہر ہے ۔ اگر اس میں بھی اس قسم کی encroachments فیکٹریوں والے اور کمرشل اداروں والے کرنا شروع کر دیں تو اس شہر کا بھی اللہ حافظ ہو گا ۔ تو بہتر ہو گا کہ اس چیز کا فوری طور پر نوٹس لیا جائے اور اسلام آباد کے رہنے والوں کو اس کے مکینوں کو کسی آنے والے خطرے سے نجات دلائی جائے ۔ میری صرف اتنی گزارش ہے ۔ شکریہ !

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔جناب پروفیسر خورشید صاحب ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ ڈپٹی چیئرمین صاحبہ ! آپ اس امر سے واقف ہیں کہ میں رولز کو extend کبھی نہیں کرتا ۔ چونکہ یہ مسئلہ ایسا ہے ۔ اس لیے میں وزیر صاحب کی توجہ چاہوں گا ۔ دراصل پچھلے اجلاس میں ' میں نے بھی اس مسئلے کو اٹھایا تھا اور میرا خیال یہ ہے یہ ایسا مسئلہ ہے کہ اسے آپ technical بنیادوں پر نہ لیں بلکہ انسانی بنیادوں پر لیں اور اس کے دو پہلو ہیں ۔ ایک encroachment اور illegal ادارے کا ہے ۔ وہ الگ سہی لیکن جو سب سے بنیادی مسئلہ ہے وہ یہ ہے کہ یہ جو toxic gases release ہو رہی ہیں اور یہ fact ہے اور اس سے اب ایک health hazard صرف چند افراد کے لیے نہیں بلکہ پورے پورے علاقوں کے لیے پیدا ہو گیا ہے ۔ تو اس کو آپ انسانی بنیادوں پر لیں ۔ پچھلے اجلاس میں مجھ سے وعدہ کیا گیا تھا کہ حکومت اسے لے گی ۔ ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں آئی۔ اب دوبارہ مسئلہ آ گیا ہے ۔ تو میرے خیال سے فنی بنیادوں کی بجائے اسے انسانی بنیادوں پر لیں اور جلد از جلد اس پہلو کو کم از کم اصلاح کی کوشش کریں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔جناب سید عبداللہ شاہ صاحب ۔

Syed Abdullah Shah: Mohtarama! With your permission I will draw your kind attention to Rule 75 Sub rule(d). I have raised this issue because after hearing the learned Professor that he had already brought this issue before in this very House. Undedr the rules it shall not revive a discussion on a matter including the discussion, admissibility of an adjournment motion which has been discussed in the Senate or in the Assembly within last four months. So, if this issue has already been discussed according to the learned Professor in the Senate then I don't know how can we discuss now?

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔جناب پروفیسر خورشید احمد۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ صرف toxic gases کے پہلو پر اٹھایا تھا ۔ دوسرا پہلو نہیں اور اس وقت وعدہ کیا گیا تھا اورمیں اب بھی یہ بات کہہ رہا ہوں کہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ اس کو technical بنیادوں پر رد نہ کیجئے بلکہ substantive issue پر ایک stand لیجئے ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ وزیر خورشیدمحمود قصوری صاحب ۔

میاں خورشیدمحمود قصوری ۔ یہ پروفیسر صاحب اس حد تک فرما رہے ہیں کہ اس کوہمیں mere technicality پر handle نہیں کرنا چاہیئے اور واقعی یہ ایک انسانی مسئلہ ہے ۔ میں نے عرض کیا تھا کہ ویسے تو یہ recent occurrence نہیں ہے ۔ انہوں نے پہلے بھی یہ مسئلہ اٹھایا تھا ۔ اگر آپ کی اجازت ہو میڈم چیئرمین! کچھ اس سلسلے میں جو محکمے نے کہا ہے وہ آپ کی وساطت سے ہاوس کے سامنے پیش کرنا چاہوں گا ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس معاملہ پر انہوں نے نوٹس لیا تھا اور کچھ زیادہ hazardous factories نہیں ۔ وہ ہیں steel furnaces ہیں ۔ اسلام آباد کے انڈسٹریل ایریا میں اطلاعات کے مطابق ساڑھےتین سو انڈسٹریل یونٹس ہیں ۔ ان ساڑھے تین سو انڈسٹریل یونٹس میں سے چھ میں steel furnaces یہ شاید maximum culprit جو ہے ' یہ steel furnacas ہیں۔ اور ان steel furnacas کو خاص طور پر بنایا گیا تھا کہ چمنی کی بلندی جو ہے وہ ایک خاص حد سے اونچی کی جائے ۔ ان میں سے دو یا تین نے کورٹ سے جا کر stay order بھی لیا ہوا ہے ۔ ہم اس معاملے پر siezed ہیں ۔ یہ humanitarian معاملہ

ہے ۔ اس کے علاوہ ہم نے یہ بھی کیا ہے ۔ کہ ایک monitoring control cell بنایا ہے toxic gases کی omission کو کنٹرول کرنے کے لیے اور یہ بالکل صحیح کہہ رہے ہیں ۔ ہم کسی technicality کے پیچھے refuge نہیں ڈھونڈنا چاہتے ۔

مزید میں یہ کہنا چاہوں گا کہ جو دو سیکٹر آئی ۱۵ اور آئی ۱۶ پہلے انڈسٹری کے لیے رکھے گئے تھے اب وہ رہائشی مقاصد کے لیے کر دیئے گئے ہیں ۔ یہ بھی ایک حد تک جو فاضل ممبران کا شک و شبہ ہے اس کو دور کرنے میں مدد ملے گی ۔ سی ڈی اے نے مزید یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ کوئی بھی toxic gases کے polluting یونٹس ہیں ان کو اجازت نہ دی جائے ۔ مزید سی ڈی اے یہ بھی کر رہا ہے کہ عام طور جو Change of Business ہوتی ہے اس میں تو وہ خاص رقم فیس کے طور پر لیتے ہیں لیکن اگر اس قسم کی کوئی polluting انڈسٹری ہو اور وہ اپنا Change of Business کے لیے کہے تو ان سے ہم فیس بھی نہیں لیتے ۔ لیکن اس پر مزید بحث چونکہ معاملہ واقعی سنگین ہے اور میں کسی technicality کے تحت اپنے آپ کو نہیں چھپانا چاہتا ۔

It is really a matter of life and death for a large number of people. We are not opposed to it. Let the Minister come and the motion may be defferred. I do not object to a discussion.

میڈم ڈپٹی چیئرمین ۔ چونکہ یہ ایک very sensitive matter اور بڑا important ہے اور اس کی sensitvity کو سامنے رکھتے ہوئے میں اس کو admit کرتی ہوں

for two hours discussion.

[At this statge AZAN was heard]

The House is adjourned for twenty minutes for prayers and will meet again at 7.20 p.m.

[The House adjourned for prayers]

[The House re-assembled after interval with Madam Deputy Chairman (Dr. Noor Jehan Panezai) in the Chair]

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ جی پروفیسر خورشید احمد صاحب ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ محترمہ ! کوئی بھی وزیر موجود نہیں ہے اس وقت ' نہ لیڈر آف دی ہاؤس ہیں نہ ان کے نمائندے ہیں نہ کوئی وزیر ہے ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔پتہ کرلیں جی کوئی ہے ؟

پروفیسر خورشید احمد ۔ کوئی ایک بھی نہیں ہے ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔جی ہاں منسٹر صاحبان کو ذرا دیکھ لیں ۔ اگر بیٹھے ہوئے ہیں تو بلالیں ۔

پروفیسر خورشید احمد۔ میرا خیال ہے جی منادی اس کے لیے کروا دیں ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین ۔ سینیٹ کی تو ہمیشہ بدقسمتی رہی ہے منسٹرز کی طرف سے ---
تو کیا کریں پھر ہاؤس کو ایڈجرن کر دیں ---- وہ آ گئے ہیں جی خورشید قصوری صاحب ' وزیر برائے پارلیمانی امور ۔ -- pause --- آئیٹم نمبر ۲ خورشید قصوری صاحب۔ آرڈیننس lay کریں ۔

ORDINANCES -------LAID

Mian Khurshid Mahmood Kasuri: Madam Chairperson, I beg to lay before the Senate the following ordinances, as required by clause (2) of Artic 189 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan :-

(1) The National University of Sciences and Technology Ordinance, 1993 (I of 1993)

(2) The Code of Criminal Procedure (Amendment)Ordinance, 1993 (II of 1993)

(3) The Code of Criminal Procedure (Second Amendment) Ordinance, 1993 (III of 1993)

(4) The Criminal Law (Amendment) Ordinance, 1993 (IV of 1993)

(5) The Anti-Narcotics Task Force Ordinance, 1993 (V of 1993).

(6) The Central Excise and Salt (Amendment) Ordinance, 1993 (VI of 1993)

(7) The Pakistan Postal Services Corporation Ordiancne 1993 (VII of 1993)

(8) The Pakistan Environmental Protection (Amendment) Ordinance, 1993 (VIII of 1993).

Madam Deputy Chairman: The Ordinances stand laid. Next itme No.3 - Khurshid Mahmood Kasuri Sahib.

ELECTION OF A SENATOR TO A STANDING COMMITTEE

Mian Khurshid Mahmood Kasuri: Madam Chairperson, I beg to move that Senator Hidayatullah Luni may be elected as Member of the Functional Committee on Problems of Less-Developed Areas.

Madam Deputy Chairman: It has been moved by Mr. Khurshid Mahmood Kausri, Minister for Parliamentary Affairs that Senator Hidayataullah Luni may be elected as a Member of the Functional Committee on Problems of Less-Developed Areas.

(The motion was adopted)

Madam Deputy Chairman: Senator Hidayatullah Luni stands elected as a Member of the functional Committee on Problems of Less Developed Areas. Next item No. 4 - Manzoor Gichki

(Pause)

Madam Deputy Chairman: Deferred being not present. Next No 5 again Manzoor Gichki, deferred. Next is No 6 - Hafiz Hussain Ahmed.

(Pause)

Madam Deputy Chairman: Not present, deferred. No 7, again Hafiz Hussain Ahmed, deferred. Next is No 8 - Syed Abdullah Shah Sahib. Introduction of the Constitution(Thirteenth Amendment) Bill Introduced.

Syed Abdullah Shah: I beg leave of the House to introduce a Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, the Constitution (Thirteenth Amendment) Bill, 1993.

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ آنریبل منسٹر سید پرویز علی شاہ صاحب۔

سید پرویز علی شاہ ۔ شکریہ میڈم ۔ اس کو میں جی ٹیکنیکل گراونڈز پر oppose کرتا ہوں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ جی opposed سید عبداللہ شاہ صاحب۔

Syed Abdullah Shah: Madam, this amendment is about giving the representation to women in the various assemblies of Pakistan for which you also have waging a war. So far we have not succeeded. Our party also stands committed to amend the Constitution properly so that the women can be given due representation in the various Houses of the Parliament, so I fail to understand why the honourbale Minister should oppose it. I can keep it pending if the Governemnt ...

(interruption)

خواجہ محمد آصف۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ جی پوائنٹ آف آرڈر۔ خواجہ آصف صاحب۔

Khawaja Muhammad Asif: The House is not in quorum Madam

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ گن لیں جی۔ ممبروں کو گن لیں۔ پہلے گن لیں پھر گھنٹی کر دیں۔ (کچھ توقف کے بعد) ذرا گھنٹی کر دیں جی۔ جی آج کل وہ ذرا زیادہ active ہو گئے ہیں۔

(گھنٹی بجائی گئی)

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ آ گئے ہیں جی وہ۔ سید عبداللہ شاہ صاحب ابھی بول ہی رہے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی سید عبداللہ شاہ صاحب۔

سید عبداللہ شاہ۔ میرے خیال میں اس امنڈمنٹ پر ہاؤس کا consensus ہے۔ سوائے چند حضرات کے جو شاید عورتوں کی نمائندگی نہیں چاہتے ایلکنڈ ہاوسز میں۔ آپ دیکھ رہی ہیں کہ یہ ۸۷ کا ہاؤس ہے۔ اس میں آپ اکیلی ہمارے پاس ہیں۔ جو نیشنل اسمبلی تھی اس میں

There were only two ladies. So, we have to pass the proper Constitutional amendment to give representation to women and if the honourable Minister gives the undertaking in the House, because this undertaking was given by the previous government also, Sir, that they will introduce a proper Constitutional amendment to give representation to the women then I can keep this Bill pending till that Bill is introduced in the House.

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ جناب سید پرویز علی شاہ صاحب۔

Syed Pervez Ali Shah: I oppose this Bill on the technical ground, Madam. We have not opposed to special or reserved seats for women.

لیکن جیسا کہ محرک سید عبداللہ شاہ صاحب نے mention کیا ہے اور اس بل میں انہوں نے مینشن کیا ہے کہ فورتھ ایلکشن تھا۔ اس پوائنٹ آف ویو سے میں نے کہا ہے کہ فورتھ ایلکشن ۹۷۳ء سے اگر آپ دیکھیں گی تو وہ ہو گا ۹۰ء کے ایلکشن تک اور وہ اسمبلی آج نہیں ہے اس لیے میں

نے اس کو اپوز کیا ہے ۔ ویسے How can we oppose the rights of women? اور اس میں
میں assure کرتا ہوں شاہ صاحب کو کہ اس کو ہم consider کرتے ہیں اور انشاء اللہ we will take up this matter لیکن اس بل کو آج اگر وہ withdraw کر لیں یا وہ اس کو correct کر لیں تو یہ زیادہ بہتر ہو گا۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین ۔ شاہ صاحب اگر اس کو ہم ڈیفر کر یں ۔ یہاں پہ پھر ہمیں میجارٹی تو مل سکے گی ۔

Syed Pervez Ali Shah: We are not opposing this Madam.

میڈم ڈپٹی چیئرمین ۔ بس اس کو پھر ہم ڈیفر کر دیتے ہیں ۔ It is deferred to the next turn.

پروفیسر خورشید احمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین ۔ جی پروفیسر خورشید احمد صاحب پوائنٹ آف آرڈر ۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ محترم شاہ صاحب کو ہم یاد دلا سکتے ہیں کہ آپ گورنمنٹ بینچز سے request کر رہے ہیں ۔ آپ تو خود گورنمنٹ بینچز ہیں ۔

Syed Abdullah Shah: But I mvoe this as a Private member, Professor Sahib!

Prof. Khurshid Ahmed: Even then you are part of the Governemnt Benches.

Syed Abdullah Shah: Yes, yes, my party is there.

Prof. Khurshid Ahmed: Bring it as a Government Bill.

Syed Abdullah Shah: That is what I have requested them.

Madam Deputy Chairman: Thank you it is deferred.

Madam Deputy Chairman: The next item is No. 9 Syed Abdullah

Shah Sahib

Syed Abdullah Shah: I beg to move

حافظ حسین احمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔جناب حافظ حسین احمد صاحب پوائنٹ آف آرڈر ۔

حافظ حسین احمد ۔ میرا گزر گیا ہے جی ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ جی میں نے نام لیا تھا جی ۔ اس وقت آپ نہیں تھے ۔ وہ ڈیفر کر دیا گیا ہے ۔ آپ کے نام بار بار اناونس کیے تھے ۔

حافظ حسین احمد ۔ اب اگر میں آپ سے گذارش کروں گا تو ظاہر ہے اس وقت میرے کافی ووٹر مل جائیں گے آٹھویں ترمیم کے خلاف ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ ابھی تو جی اس کو ڈیفر کر دیا ہے ۔ ڈیفر ہو چکا ہے اب فیصلہ ہو چکا ہے ۔ جی اگلی آئٹم نمبر ۹ جی ۔ (حافظ صاحب) آپ کا دو دفعہ نام لیا ہے ۔ گھنٹی بھی کی ۔ اسی لیے کہ شاید آپ آ جائیں ۔ کئی ممبر حاضر نہیں تھے جن کے آئٹمز تھے (اب) نمبر ۹ جی ۔ سید عبداللہ شاہ صاحب ۔

THE ADHOC EMPLOYEES (REGULARIZATION OF APPOINTMENTS)

BILL, 1992----RRFERRED To THE STAMDING COMMITTEE

Syed Abdullah Shah: With your permission Chairperson, I beg to move a Bill to provide for the regularization of the appointments of the certain employees appointed on adhoc basis in the Federal Government. This issue has been pending in the Senate & in the Parliament for a long period and even the previous government had given an undertaking that they will bring a proper law to regularize these appointments because my submission is that the previous government chose few sections of the adhoc employees to be regularized and the others were left out. My Bill is to regularize all the adhoc appointees who have

reguisite qualifications, who have been working in the departments without any complaint against them, who have been appointed not in violation of any rules they shall be regularized. So, either the government should bring their own Bill on they may kindly pass this one. So, that these people who were working just on adhoc basis, Democles sword should be removed from their heads and they should feel secure in services. This is the object of this Bill. It is for all the employees, no discovrimination and all should be given same treatment according to law.

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ جناب سید پرویز علی شاہ۔

Syed Pervez Ali Shah: Thank you very much. We have not received the comments from Establishement Division under Rule 28, the Rules of Business1973. Hence, this may please be deferred or I don,t object if this can be referred to a Committee.

Syed Abdullah Shah: Yes. Let it got to the Standing Committee of Senate and then we can.......

(مداخلت)

ڈاکٹر محمد ریحان ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ جی پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب مجھے یاد پڑتا ہے اس قسم کا میں نے بھی پیش کیا تھا۱۹۹۲ میں ۔ ریلوے کے انجینئرز ، ڈاکٹرز، اور دوسرے کالجوں کے پروفیسرز وغیرہ (کے سلسلے میں) اور مجھے بالکل یاد پڑتا ہے کہ اس وقت کے منسٹر فارپارلیمنٹری افیئرز چوھدری امیر حسین صاحب نے آن دی فلور آف دی ہاوس کہہ دیا کہ ہم withdraw کریں اور گورنمنٹ کی طرف سے وہ ایک بل لائیں گے تو میرے خیال میں بجائے اس کے کہ ہم اس کو کریں ۔ میرے خیال میں یہ بات Functional Committee of the Governemnt Assurances میں جانی چاہیئے ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ ریحان صاحب آپ نے کب move کیا تھا؟

پروفیسر خورشید احمد ۔ یہ میں نے بھی move کیا تھا ۔ نومبر میں move کیا تھا اور اس وقت کے منسٹر صاحب نے یہ assure کیا تھا کہ ہم دسمبر تک لے آئیں گے ۔ لیکن ہوا نہیں ۔ میں کہنا چاہتا ہوں کہ اگر move ہوا ہے بل اور وزیر کو اعتراض نہیں ہے تو under the rules if the House gives permission اور اگر گورنمنٹ اپوز نہیں کر رہی ہے ۔

ڈاکٹر محمد ریحان ۔ تاریخ بھی بتائی گئی تھی کہ ۳۱ دسمبر ۱۹۹۲ء سے پہلے یہ کام کیا جائے گا ۔

Syed Pervez Ali Shah: Madam May I submit?

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ جناب سید پرویز علی شاہ صاحب

Syed Pervez Ali Shah: Thank you. This is a just problem Madam

اور ہماری حکومت یہ بھی محسوس کرتی ہے کہ پہلے تو ایمپلائمنٹ ہونی چاہیئے لیکن اگر جن کی employment ہے تو ان کو unemployed نہ کیا جائے اور اس پر لاسٹ کیبنٹ میٹنگ میں بھی ہم نے ڈسکشن کی تھی کہ اگر نیا روزگار ہم دے سکتے ہیں بڑی اچھی بات ہے لیکن کم از کم جن کے پاس پہلے سے روزگار ہے ان سے نہ چھینا جائے تو اس پر ہم ویسے بھی سوچ رہے تھے لیکن میں آج اس بل کی اس لیے بھی مخالفت نہیں کر رہا ہوں ۔ اگر آپ متعلقہ کمیٹی کو بھیجنا چاہتے ہیں تو آپ بالکل بھیج دیں تاکہ اس میں ان کی بھی شرکت ہو جائے ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین ۔ بل کو میں متعلقہ کمیٹی میں بھجوا دیتی ہوں ۔ متعلقہ کمیٹی میں ریفر کر دیا گیا۔ نیکسٹ آئیٹم ۱۰ سید عبداللہ شاہ صاحب ۔

Dr. Muhammad Rehan: No. 10 has already been taken.

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ آئٹم نمبر ۱۲ مسٹر یحیٰ بختیار ! وہ ہیں ہی نہیں ۔ آئٹم نمبر ۱۲ یحیٰ بختیار صاحب نہیں ہیں ۔ وہ آنے تھے اسے لیے اس کو ڈیفر کر دیتی ہوں ۔ اگلا آئٹم سید اقبال حیدر صاحب نمبر ۱۳

i) Resolution Re: Prevnting Quacks FromPracticing------Passed

سید اقبال حیدر ۔ شکریہ محترمہ چیئر پرسن صاحبہ ! In this regard, I may remind you کہ اس کے اوپر debate ہو چکی تھی ۔ محترمہ میں آپ کو یاد دلا دوں کہ گزشتہ اجلاس میں ڈیبیٹ ہو چکی تھی اور ریزورلیوشن پہ consensus بھی تھا ۔ معمولی سی ورڈنگ کہ اس وقت میں ذرا سی تاخیر سے آیا تھا تو آپ نے کہا تھا کہ یہ اب ہاوس ایڈجرن ہو گیا ہے ۔ اگر آپ یاد کریں تو یہ ریزولیوشن farmally پاس نہیں ہوا تھا ۔ اس وقت کے منسٹر نے اس پہ کوئی اعتراض نہیں کیا تھا کہ جعلی ڈاکٹر اور نیم حکیموں کے اوپر پابندی لگنی چاہیئے اور مجھے یقین کامل ہے کہ آج کے بھی ہمارے worthy منسٹر صاحب ایسے ریزولیوشن جو کہ جعلی حکیموں اور نیم حکیموں اور جعلی ڈاکٹروں کے خلاف ہوں گے وہ اس کے اوپر انہیں بھی کوئی اعتراض نہیں ہو گا اگر معزز منسٹر ہیلتھ کو اس پہ کوئی اعتراض نہیں ہے تو میں یہ put کرتا ہوں ۔

to the House for passing it because it has been concluded long ago.

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ اقبال حیدر صاحب ! اب نئے منسٹر آئے ہیں ۔ ان کے بھی خیالات سن لیتے ہیں تو بہتر ہو گا ۔ آفاق شاھد صاحب منسٹر فار ہیلتھ !

جناب محمد آفاق شاھد ۔ چیئرپرسن صاحبہ ! ابھی میں نے اس فائل کو study کیا ہے اور میرے علم میں یہ بات لائی گئی ہے کہ اس پہ کافی ڈیبیٹ ہو چکی تھی اور ماضی میں بھی اس پہ consensus تھا ۔ میں بھی اور موجودہ نگران حکومت بھی اس بات سے agree کرتی ہے اور اس سلسلے میں خصوصی طور پہ محترم پرائم منسٹر صاحب نے بھی مجھے یہ ہدایات جاری کی ہیں کہ ملک میں جعلی دواؤں کا کاروبار کرنے والے افراد اور جو وہ نیم ڈاکٹرصاحبان جو جعلی ناموں سے اس ملک میں پریکٹس کر رہے ہیں یا وہ صاحبان جو عوام کی صحت سے کھیل رہے ہیں ان کے خلاف سخت کارروائی کرنے کے سلسلے میں کارروائی کی جائے تو میں اس ریزولیوشن کو اپوز نہیں کرتا ۔ میں بھی سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بھیانک جرم ہے اور اس کو ہاؤس میں پاس کیا جائے ۔

سید اقبال حیدر ۔ محترمہ میں اس ریزولیوشن کو پڑھ دیتا ہوں ۔

"This House recommends that the government may take effective measures to prevent quacks un-qualified Hakims and para-medics from practicing in Pakistan"

Madam Deputy Chairman: It has been moved that.

"This House recommends that the government may take effective measures to prevent quack un qalified Hakims and para-medics from practicing in Pakistan"

(The resolution was adopted)

Madam Deputy Chairman: Next item is 14 - Syed Abdullah Shah Sahib.

ii) Re Solution Re: Grant of VVIP Facilities

Syed Abdullah Shah: Madam, my resolution is that this House recommends to the government that the VIP and VVIP facilities be allowed only when concerned person visits abroad in connection with some official business.

محترمہ میری گزارش ہے اس ریزولیوشن پہ ----

Madam Deputy Chairman: Abdullah Shah Sahib I am sorry

آج وزیر دفاع کی چھٹی کی درخواست آئی ہے ۔ تو اگر اسے ہم defer کر دیں next day پہ ---

سید عبداللہ شاہ ۔ جی ڈیفنس کا کوئی واسطہ نہیں ہے ۔

This is a question pertaining to some VIP status or facilities which are being given to certain individudls in this country including the Parliamentarians, the bureaucrats.

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ تو اس کے لیے کوئی منسٹر ہیں جی؟

میاں خورشید محمود قصوری ۔ جی اس کو میں ڈیل کروں گا ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ سید عبداللہ شاہ صاحب آپ پھر move کر دیجئے۔

سید عبداللہ شاہ ۔ جی میں نے اسے move کر دیا ہے ۔

Madam Deputy Chairman: It has been moved by Syed Abdullah Shah Sahib that this House recommends to the government that the VIP and VVIP facilities be allowed only when the concerned person visits abroad in connection with an official business.

جی خورشید محمود قصوری صاحب جی -

میاں خورشید محمود قصوری - جناب میں اس کو اپوز کر رہا ہوں - اس کو اپوز کرنے کی جو وجوہات ہیں وہ میں فاضل ممبران کے سامنے لانا چاہتا ہوں اور وہ جو مجھے ابھی ابھی بریف کیا گیا ہے محکمے کی طرف سے وہ یہ ہے کہ جو سہولتیں ہیں Foreign dignitaries بھی یہاں آتے ہیں اور یہاں کے بھی سیکورٹی reasons کے لیے جو dignitaries ہیں ان کو وی آئی پی لاونجز اور وہ سارا maintain کرنا پڑتا ہے - اگر اس میں وہ distinction کریں کہ فلاں شخص جو ہے وہ آفیشل بزنس پر ہے اور فلاں نہیں ہے تو نہ تو کوئی خرچہ ہو گا نہ کوئی سہولت ہو گی - اس بنیاد پر میں اس کی مخالفت کرتا ہوں -

سید عبداللہ شاہ - میری گزارش یہ ہے کہ ہم ایک اسلامی ملک میں رہتے ہیں اور بڑے دعوے بھی کرتے ہیں کہ ہم Islamic equality میں believe کرتے ہیں - تو یہ جو تفریق رکھی گئی ہے کہ کچھ لوگ جو ہیں اوپر سے آئے ہوئے ہیں اور دوسرے جو ہیں عام آدمی یہ فرق ختم میں کرنا چاہتا ہوں - اس ملک میں میں نے یہ دیکھا ہے اپنے پاکستان میں کہ اگر صدر ہو پرائم منسٹر ہو گورنر ہو ان کے لیے سڑکیں بند کی جاتی ہیں ٹریفک روک دی جاتی ہے - اب اگر اتنے یہ vulnerable ہیں اتنے ڈرتے ہیں اپنے عوام سے جنھوں نے ان کو elect کر کے بھیجا ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ یہ ان کو سوٹ کرتا ہے کہ وہ ایسی پوزیشن میں قائم رہیں ہم چاہتے ہیں کہ سب کے ساتھ یکساں رویہ ہو - یہاں پر پارلیمنٹرین کو اور زیادہ facility abuse کرتے ہیں گورنمنٹ آفیشلز - ان کی تو کوئی حد نہیں ہے کہ everyone one of them has become a VIP تو میری گزارش یہ ہے کہ اس کے اوپر خوامخواہ کا State expenditure بھی ہوتا ہے - اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے اور لوگوں میں تفریق کے میں خلاف ہوں - ٹھیک ہے اللہ تعالیٰ نے کلاسز پیدا کی ہیں لیکن یہ جو ہے کہ کسی کو آپ دوسروں کے لیے inconvenience پیدا کریں تو میں

اس کے خلاف ہوں اور میں نے یہ عرض کیا ہے کہ جب ہم باہر جاتے ہیں کیونکہ وہاں ہماری شناخت نہیں ہے ۔ ہمیں وہاں پر کوئی جانتا نہیں تو اگر وہاں پر کوئی ہمیں اس قسم کی treatment دی جائے تو وہ تو میں justified سمجھتا ہوں لیکن اپنے ہی ملک میں ملک کا جو صدر ہو یا پارلیمنٹ کا ممبر ہو یا کوئی بڑا افسر ہو تو اس کو آپ الگ تھلگ رکھیں ۔ ان کے لیے وی آئی پی لاؤنج رکھیں ان کو مراعات اور status concious بنایا جائے اور اس دور میں پھر ہر ایک آدمی کوشش کرتا ہے کہ میں وی آئی پی بن جاؤں ۔ ابھی تو سی آئی پی لاؤنجز بنائے ہیں جو commercially important persons تو ہم اور بھی کلاسز بڑھاتے جا رہے ہیں ۔ وی آئی پی پہلے تھے ۔ سی آئی پی اور آ گئے ہیں ۔ ماضی کی حکومت نے انٹروڈیوس کیے اور آگے پتہ نہیں کیا ہونا ہے ۔ تو میرے ریزولیوشن کا یہ آبجیکٹ ہے کہ اگر آپ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ we believe in Islamic equality then I don't think you should oppose this thing to bring equality amongst all citizens of Pakistan.

Madam Deputy Chairman: Mr. Khurshid Mahmood Kasuri Sahib, Minister for Parliamentary affairs.

Mian Khurshid Mahmood Kasuri: Thank you Madam Chairperson. I am hundred percent agreed with his spirit that has been displayed by the worthy Senator. I would like tobring to the notice of this House that this very Senate on 12th of September, 1988 had passed a resolution to the effect that, this House recommends that the governemnt may extend usuales focilities of the VIPs to all Members of Majlis-e-Shoora of Paksitan. Although I agree with the spirit displayed by the worthy Senator, I feel that since the Defence Minister, is not here and since it concerns him, it may be deferred.

Syed Abdullah Shah: All right it may be deferred till the Defence Minister comes. We will discuss later on when the Minister comes.

Madam Deputy Chairman: The next is itme No 15 - Syed Faseih

Iqbal Sahib.

iii) Resolution Re: Preservation Of Jumper Forest At Ziarat Balochistan

Syed Faseih Iqbal: I move the following resolution " the House recommends that immeidate steps be taken by the governemnt to preserve and stop illegal destruction of the Jumper forest at Ziarat, Balochistan".

Madam Deputy Chairman: Who is dealing with this case? yes Abdur Rehman Jamali Sahib, Minister for Forest.

Mr. Abduir Rehman JamAli: I won't oppose it.

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ سید فصیح اقبال صاحب ۔

سید فصیح اقبال ۔ جناب چیئرمین صاحب ! میں جونیپر فاریسٹ کے سلسلے بتانا چاہتا ہوں کہ یہ دو سال سے میں move کر رہا ہوں ' آج دو سال کے بعد اس کی باری آئی ہے ۔ جونیپر فاریسٹ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے آپ بھی بلوچستان سے تعلق رکھتی ہیں اور میرے خیال میں ہر پاکستانی جانتا ہے کہ جونیپر فاریسٹ ایک بیش بہا قیمتی سرمایہ ہے پاکستان کے لیے اور اس وقت جونیپر جنگلات بلوچستان میں دنیا کے نمبر دو فاریسٹ ہیں ۔ لیکن بدقسمتی سے پاکستان کے قیام کے بعد کبھی اس جنگل کے تحفظ کا خیال نہیں کیا گیا ۔ چونکہ وہاں گیس نہیں ہے اور سرد علاقوں میں یہ درخت ہوتا ہے اور اس درخت کی گروتھ یہ ہے کہ ایک سال میں ایک انچ اور جو درخت کی عمر اس وقت ہے وہ ڈھائی ہزار سے ساڑھے سات ہزار تک ہے ۔تو جناب قصوری صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں اور ہمارے تمام منسٹر صاحبان ہیں ۔ آپ دیکھیں کہ پاکستان کن بیش بہا نعمتوں سے مالامال ہے ۔ لیکن کبھی بھی ہم لوگوں نے ایسے موقع پر نہ کبھی وفاقی حکومت نہ صوبائی حکومت نے توجہ دی ہے ۔ صرف بجلی یا گیس نہ ہونے کی وجہ سے لوگ سردی کے سلسلے میں اس کی لکڑی کو جلانے کے طور پر کام میں لا رہے ہیں ۔ جس میں جنگلات بھی ملوث ہو چکا ہے اور ایک بھاری رشوت لے کر وہ لوگوں کو درخت کاٹ کاٹ کر سردی میں دیتے ہیں ۔ اس وقت زیارت کا یہ عالم ہے ' زیارت میں ہی نہیں زیارت ویلی میں یہ ہے ۔ کوئی 50 square

miles میں زیارت میں ہے ۔ قلات میں ' ہرنائی میں ہے اور مستونگ میں ہے ۔ تو یہ پوری ویلی جو ہمارے جونیپر فاریسٹ کے لیے ہے اس وقت ترکی میں جو ہے ازمیر میں نمبر ا ہے ۔ ان کی حکومت نے preserve کیا ہے ۔ آج وہ کوئی ڈہائی سو مربع میل میں جنگل پھیلا ہوا ہے

میں سمجھتا ہوں کہ حکومت فوری طور پر وہاں اس علاقے میں سوئی گیس کی لائن پہنچائے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ 80% یہ کام تو اس طرح سے ہو جائے گا کہ سرد علاقوں میں یا سردی کے موسم میں پھر لوگ اس لکڑی کو جلانے کے کام نہیں لائیں گے ۔ اور وہاں کے لوگ محسوس کرتے ہیں وہاں کے لوگ بڑے محنتی ہیں زیارت ویلی کے اور وہ آپ ہی کے قبیلے سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں ۔ پانیزئی ہیں اور سارنگ زئی ہیں وہ جاتے ہیں لیکن ان کی اتنی مجبوری ہے کہ ستر اور ساٹھ میل دور جا کر گرم علاقے میں ' جبکہ کوئٹہ بھی سرد علاقہ ہے ۔ لہذا وہ ہرنائی اور سبی جانے کے قابل نہیں ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کے لیے فوری طور پر سپیشل پلان تیار کیا جائے ۔ اور یہ دس بیس ملین سے کام نہیں ہو گا ۔ یہ آپ بالکل ایسا سمجھیں ۔ اس جنگل میں ایک disease بھی ہو چکی ہے ۔ آج کل ایک اور مسئلہ ہے کہ ریسرچ کے لیے کروڑوں روپے آپ دوسرے کاموں میں خرچ کر رہے ہیں لیکن آپ نے اپنے ایک قیمتی سرمائے کے لیے ایک کروڑ دو کروڑ دیئے ہیں جو کہ اونٹ کے منہ میں زیرہ کے(مترادف) ہے ۔ دو فاریسٹ افسر بیٹھے ہوئے ہیں وہ صرف درختوں کے اوپر کچھ ریسرچ کر رہے ہیں ۔ مگرمیرا خیال یہ ہے کہ اس وقت آپ کا چوتیر ویلی affect ہوا ہے ۔ لورالائی سے جتنا علاقہ ہے سارا جنگل تھا اب سب کٹ چکا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ بجائے اس کے کہ ہم جنگل کو محفوظ کریں ہم کاٹنے پر لگے ہوئے ہیں ۔

وفاقی حکومت کا فرض ہے کہ جو ان کے پاس ایگریکلچر ریسرچ کونسل کا ادارہ ہے اس میں میرے خیال میں ۲۲' ۲۲ ڈائریکٹر ہیں ۔ ایک چیئرمین بیٹھا ہوا ہے ۔ وہ یو ایس ایڈ فنڈز ڈیپارٹمنٹ تھا ۔ ان کو بھی رجوع کیا گیا لیکن انہوں نے بھی کوئی توجہ نہیں دی ۔ تو اس ہاؤس کے تحت یہ ریزولیوشن پاس کی جائے کہ کم سے کم وفاقی حکومت فوری طور پر پہلے گیس اس علاقے میں پہنچائے اور جو بیماری اس جنگل میں پھیلی ہوئی ہے اس سلسلے میں جو محکمے ہیں فیڈرل گورنمنٹ کے اس کی تحقیق کریں اور ایک مناسب فنڈ دیا جائے تاکہ اس جنگل کا تحفظ کیا جائے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین ۔ شکریہ جناب ۔ میر عبدالرحمان جمالی صاحب جی ۔ جناب پروفیسر خورشید احمد صاحب ۔ آپ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں؟

پروفیسر خورشید احمد ۔ جی نہیں ۔ دراصل آپ دیکھیں resolutions کے بارے میں جو قواعد ہیں وہ یہ ہیں کہ mover کے بعد ہاؤس کو موقع دیا جاتا ہے اپنی رائے ظاہر کرنے کا اور اس کے بعد وزیر بولتا ہے ۔ اس میں ایڈجرنمنٹ موشن کے رولز استعمال نہیں ہوتے ہیں اور اس میں نہ وزیر سے پوچھا جاتا ہے کہ آپ اس سے اتفاق کر رہے ہیں یا اختلاف کر رہے ہیں ۔ تو آپ جو قواعد ہیں اس کے مطابق چلیں ۔ اب فصیح اقبال صاحب نے move کر دیا ہے ' اس کے بعد ہاؤس کو موقع دیں کہ اس پر دوسرے لوگ اپنے خیالات کا اظہار کریں ۔ پھر وزیر صاحب اپنی بات پیش کریں گے ۔ میں یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں جناب چیئرپرسن ! کہ جس مسئلے کی طرف فصیح اقبال صاحب نے توجہ دلائی ہے یہ بڑا ہی بنیادی مسئلہ ہے ۔ ہمیں افسوس ہے کہ ہمیں دو سال اس مسئلے کے اوپر گفتگو کرنے کے لیے انتظار کرنا پڑا ۔ میں ان کی تجویز کی مکمل تائید کرتا ہوں ۔ مجھے خود بھی اس جنگل کو دیکھنے کا موقع ملا ہے کافی عرصہ پہلے اور اب جو حال وہاں ہے وہ حقیقت یہ ہے کہ ایک قومی سانحہ ہے ۔ اس بنا پر میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اس کا (notice) لے کر حکومت کے ساتھ بھی خیرخواہی برتی ہے اور اس ملک کے پالیسی ساز اداروں کی بڑی صحیح توجہ دلائی ہے کہ ملک میں جنگلات کی حفاظت ' ان کی پرورش' ان کو پروان چڑھانا ' یہ دراصل ہماری بنیادی پالیسی کا حصہ ہونا چاہئے۔

جہاں تک مسلمانوں کی تاریخی روایات کا تعلق ہے آپ اس امر سے واقف ہیں کہ جنگلات کی حفاظت ' باغوں کا لگانا اور اس کے لیے خصوصی اہتمام کرنا اور اس نوعیت کی چیزوں کے بارے میں یہاں تک ہمیں ملتا ہے کہ ان کو پرائیوٹ ملکیت میں نہ جانے دیا جائے تاکہ وہ محفوظ رہ سکیں ۔ یہ ہماری تاریخی روایت ہے ۔ آج کی دنیا میں آپ نگاہ ڈالیں تو ابھی Rio کانفرنس جو ہوئی ہے اس میں سے سے بنیادی issue یہی تھا کہ جو ecological disaster نام نہاد ترقی کی بنا پر ہو رہا ہے اگر اس کو روکا نہ گیا تو اس کے بڑے ہی consequences ہیں ۔ فاریسٹ آب و ہوا کو بارش کو vegetation کے لیول کو متاثر کرتا ہے ۔ اسی طریقے سے animals birds یہ تمام اس سے متعلق ہوتے ہیں ۔ پھر اس کے بعد بیشمار herbs ہیں ۔ جو انہیں کے ذریعے سے حاصل ہوتی ہیں ۔ لیکن ہمارے ہاں آنکھیں بند کر کے جنگلات کو بیماریوں کے ذریعے سے بھی اور ان کو کاٹ کر بھی تباہ کیا جا رہا ہے ۔ میں چاہتا ہوں کہ جس مسئلے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے حکومت اس کا serious نوٹس لے اور صرف اسی جنگل کو ہی نہیں بلاشبہ

اولیت اس کو دی جائے ۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ایک صحیح forestation کی پالیسی یہاں ہونی چاہیئے مختلف علاقوں میں ملک کے جنگلات کو تباہ کیا جا رہا ہے جلایا جا رہا ہے کاٹا جا رہا ہے یہ قوم کے ساتھ اور آنے والی نسلوں کے ساتھ ایک ظلم اور زیادتی ہے ۔ تو اس کا فوری نوٹس لینے کی ضرورت ہے اور میں سمجھتا ہوں سینیٹ نے بڑی بروقت خدمت انجام دی ہے ۔ اس ریزولیوشن کو لا کر کے میں صرف اس میں یہ اضافہ چاہوں گا کہ اگر فصیح صاحب اس سے اتفاق کریں کہ اولین اہمیت زیارت کے ان جنگلات کو دی جائے ۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ پورے ملک میں مسئلہ چونکہ بڑی حد تک مشترک ہے ۔ پورے ملک میں ایک صحت مند forestation policy اختیار کی جائے۔

سید فصیح اقبال :۔ بالکل صحیح ہے ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ کوئی اور بولنا چاہتا ہے ۔ حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد ۔ شکریہ محترمہ ! میں جناب سینیٹر فصیح اقبال صاحب کی قرارداد کی مکمل حمایت کرتے ہوئے عرض کروں گا کہ بلوچستان میں زیارت ، قلات اور اس طرح پشین میں شاید آپ کو علم ہو گا کہ وہ وجوہات کیا ہیں کہ لوگ وہاں کے درختوں کو کاٹنے پر مجبور ہیں ۔ بدقسمتی یہ ہے کہ اب تک مستونگ جو کوئٹہ سے بتیس میل کے فاصلے پر ہے اور سرد مقام ہے وہاں پر سوئی گیس نہیں پہنچی ۔ پشین میں بھی یہی حالت ہے ۔ زیارت ایک سرد مقام ہے ۔ وہاں پر بھی ایندھن کے لیے کوئی ذریعہ نہیں ۔ محترمہ ! آپ کے علم میں ہے کہ گردی جنگل چاغی میں اور آپ کے پشین میں جہاں پر ہمارے افغان مہاجر بھائی آباد ہونے تھے بہت بڑا جنگل تھا اور ان گیارہ سالوں میں اس وقت وہاں پر ایک تنکا بھی موجود نہیں ہے ۔ اسی طرح ضلع چاغی میں گردی جنگل کو بھی صاف کیا گیا اور اس پر کوئی اقدام نہیں ہوا ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہزارہ ڈویژن میں بدقسمتی سے جنگلات کو سیاسی رشوت کے طور پر استعمال کیا گیا ۔ ان افراد کو خریدنے کے لیے ان درختوں کی کٹائی کے پرمٹ دیئے گئے اور پچھلی دفعہ یہ پابندی لگائی گئی تھی کہ رات کے وقت ان درختوں کو اور اس لکڑی کو منتقل نہ کیا جائے ۔ لیکن آج اس پر بھی عملدرآمد نہیں ہو رہا ہے ۔ بلکہ رات کو نو دس بجے کے بعد سینکڑوں ٹرک وہاں سے ہزارہ ڈویژن سے وہ لکڑیاں لے کر پنڈی وغیرہ لاتے ہیں ۔ تو ہم سمجھتے ہیں کہ بدقسمتی سے جتنی بھی قراردادیں منظور

ہوتی رہیں ان کا یہ نتیجہ ہوا ہے ٹیلیفون کی قرارداد ہے۔ دوسری قراردادیں ہیں۔ اگر یہ قرارداد منظور بھی ہو تو ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ آیا اس کی کوئی اہمیت ہے۔ اسے کوئی اہمیت دی جاتی ہے۔ یا حکومت ان قرار دادوں پر عمد آمد کے بارے میں بھی کبھی سوچتی ہے۔ میں اس کی حمایت کرتے ہوئے گزارش کروں گا کہ اگر یہ قراردادیں صرف ایک پردے کے طور پر استعمال کی جاتی ہیں تو پھر انہیں فصیح صاحب واپس لے لیں۔ اور اگر اس کی کچھ اہمیت ہے اور اسے اہمیت دی جانے گی تو پھر اسے منظور کیا جائے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین ۔ شکریہ جناب اقبال حیدر صاحب۔

مولانا سمیع الحق۔ محترمہ! مجھے بھی موقع دیں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ جی ضرور۔

سید اقبال حیدر۔ شکریہ چیئرپرسن صاحبہ! جناب فصیح اقبال صاحب نے اپنی قرارداد کے ذریعے سے جس مسئلے کی طرف توجہ دلائی ہے اس پر محترمہ کوئی دو رائے نہیں ہو سکتیں۔ جیسا کہ ہمارے معزز رکن پروفیسر خورشید صاحب نے فرمایا کہ مسئلہ صرف چمن تک محدود نہیں ہے۔

حافظ حسین احمد ۔ زیارت تک۔

سید اقبال حیدر ۔ زیارت تک محدود نہیں ہے۔ یہ مسئلہ صرف بلوچستان کے صوبے تک محدود نہیں ہے۔ یہ مسئلہ ہمارے پورے پاکستان کا ہے جہاں پر کہ جنگلات کی قلت شاید دنیا میں سب سے کم ہو اور area کے حساب سے جو ratio جنگلات کا ہمارا بنتا ہے جو ماحولیاتی فضا کے لیے ضروری ہے۔ جو ہمارے لیے اپنے Environmental Preservations ضروری ہے۔ وہ بھی ہمارے پاس نہیں ہے اور انتہا تو یہ ہے محترمہ کہ باقی علاقوں کے جنگلات کو تو کوئی تحفظ ہے یا نہیں۔ اسلام آباد تک کے جنگلات جو ہیں وہ بربادی کا شکار ہو رہے ہیں۔ وہاں پر بار بار آگ بھی لگائی جاتی ہے اور اس کے سلسلے میں کوئی بھی موثر احتیاطی تدابیر نہیں ہو پائی ہیں۔ ہر موسم گرما میں ، ہر موسم سرما میں یہ آگ کے واقعات مسلسل آپ کی آنکھوں کے سامنے مارگلہ کی پہاڑیوں پر روز ہوتے ہیں اور وہاں سے اسلام آباد تک سے جس بڑی تعداد میں لکڑی کو کاٹا جا رہا ہے وہ انتہائی قابل تشویشناک صورت حال ہے اور پورے فرنٹیئر کے اندر یہ مسئلہ ہمیں درپیش

ہے اور اس کے اوپر میں سمجھتا ہوں کہ ہنگامی بنیاد کے اوپر ہمیں احتیاطی تدابیر کرنی چاہئیں اور میری تجویز یہی ہے جیسے کہ پروفیسر خورشید صاحب نے بھی کہا کہ اس ریزولیوشن کو اگر ہمارے mover agree کریں تو اس میں پورے پاکستان کی بات ہو اور دوسری بات یہ ہو لکڑی کاٹنے کے licenses جو جاری کیے جاتے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ ایک محدود عرصے تک کم از کم اگر مکمل طور پر آپ اس پر پابندی نہیں لگاتے تو کم از کم ایک سال تک کے لیے یا دو تین سال تک کے لیے یہ فارسٹ ڈیپارٹمنٹ چاہے صوبائی حکومت کا ہو، چاہے مرکزی حکومت کے تحت کوئی علاقے جنگلات کے آتے ہوں تو میری ان سے اپیل ہے کہ وہ درخت کاٹنے کے لائسنسز (پر) دو سال یا تین سال تک کے لیے کم از کم فوری طور پر پابندی لگانے اور اس کے اوپر قطعاً ممنوع قرار دیا جائے کسی قسم کے کسی درخت کو نہیں کاٹا جا سکتا ۔ بہت شکریہ ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ شکریہ مولانا سمیع الحق صاحب۔

مولانا سمیع الحق ۔ شکریہ جناب چیئرپرسن صاحبہ ! میں اس قرارداد کی جو بڑی اہم ہے من و عن تائید کرتا ہوں ۔ بلوچستان ایک ایسا ضلع ہے کہ پہلے سے زرعی لحاظ سے انتہائی پسماندہ ہے ۔

سید عباس شاہ ۔ بلوچستان ضلع نہیں صوبہ ہے ۔

مولانا سمیع الحق ۔ جی ہاں صوبہ ہے ۔

سید عباس شاہ ۔ ویسے آبادی کے لحاظ سے ضلع ہی ہے ۔

مولانا سمیع الحق ۔ آبادی کے لحاظ سے اس کے ساتھ ضلع سے بھی بدتر سلوک ہوتا ہے اور خاص طور سے جنگلات کے لحاظ سے تو بہت زیادہ پیچھے ہے ۔ تو میں من و عن اس قرارداد کی تائید کرتا ہوں کہ اسے متفقہ طور پر منظور کیا جائے ۔ اس ضمن میں پروفیسر صاحب اور دیگر حضرات کی میں تائید کروں گا کہ یہ صرف بلوچستان تک نہ ہو بلکہ اس میں کچھ ایسی ترمیمیں لائی جائیں کہ وہ پورے ملک پر اور بالخصوص ہمارے شمالی علاقہ جات دیر اور سوات اور ان علاقوں پر بھی لاگو ہو جائے ۔ چونکہ جس بے دردی سے ان شمالی علاقہ جات کو تباہ کیا جا رہا ہے ۔ اللہ نے جو مناظر اور جو حسن اور جو طاقت اور دولت دی ہے ہمیں اس شمالی علاقہ جات کی شکل میں اس کی

ظیہ یورپ میں بھی بہت کم ملتی ہے لیکن آج حالت یہ ہے کہ کئی جگہ میلوں میں کوئی درخت نظر نہیں آتا۔ ایک تقریب کے لیے میں سال ڈیڑھ دو سال پہلے میر افضل خان صاحب کے ساتھ ہیں کاغان میں جا رہا تھا کوہستان انہی علاقوں پر تو نیچے بالکل دس دس میل تک پہاڑ بالکل کالے تھے میں نے کہا یہ ایسے سرسبز و شاداب پہاڑ کیسے ہیں۔ انہوں نے کہا یہ بڑے بڑے وڈیرے اور جاگیردار جنہوں نے اپنی اجارہ داریاں یہاں بنائی ہیں انہوں نے ان کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔ تو ان جنگلات کو ان وڈیروں اور جاگیرداروں سے جو سیاسی رشوت اور دباؤ اور مختلف طریقوں سے lease پر اونے پونے خرید لیتے ہیں میلوں کے میل اور پھر اصل مالکان اور زمین والے تڑپتے اور ترستے رہ جاتے ہیں لیکن یہ ساری لکڑیاں ادھر آ جاتی ہیں بلیک میلنگ میں۔ تو ان تمام خامیوں کا انسداد کیا جائے اور اس قرارداد میں شمالی علاقہ جات کاغان وغیرہ اور سوات اور دیر کا بھی خاص طور سے ذکر کیا جائے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ شکریہ جی جناب منہ صاحب۔

جناب بشیر احمد منہ ۔ شکریہ جناب محترمہ چیئرپرسن صاحب ! اس قرارداد سے تو کوئی اختلاف نہیں کر سکتا ۔ یہ تو بہت اچھا اورحسین خیال ہے کہ جنگلوں کی حفاظت کی جائے اور جنگل یہاں محفوظ رہیں تاکہ ملک کی خوبصورتی بھی قائم رہے اور جو ecological cycle ہے وہ بھی قائم رہے ۔ مگر ذرا سوچنا چاہئیے کہ جنگل کیوں کاٹے جاتے ہیں ۔ اس لیے کاٹے جاتے ہیں کہ یہاں ایندھن کی ضرورت ہے ۔ تو جب تک ہم متبادل کوئی انتظام نہیں کرتے تو یہ صرف لپ سروس ہو گی کہ ہم کہیں کہ یہ نہ کیا جائے وہ نہ کیا جائے کس طرح نہ کیا جائے ۔ اس کے لیے یہ ہونا چاہئیے کہ جو ڈیویلپمنٹ اس صدی کے ساتھ موافق ہے یہاں گیس یا تیل یا کوئلے اس کی کان کنی کی جائے ' اس کی mineral development کی جائے ' اس کی excavation کی جائے ' اس کی exploration کی جائے۔ اس کے بعد جب یہ قوم کی ضرورت پوری ہو گی تو پھر جنگل محفوظ رہیں گے ۔ ورنہ اگر ہم ایسے قرارداد پاس کریں گے کہ یہ نہ کیا جائے وہ نہ کیا جائے اور اس کا متبادل کوئی عمل اس کا متبادل نہ ہو تو وہ صرف محض لفاظی ہی رہے گی ۔ تو میں یہ کہتا ہوں کہ اگر حکومت واقعی اس میں سنجیدہ ہے اور ہم سب اس میں واقعی سنجیدہ ہیں یہ ہمارے جنگلات محفوظ رہیں تو پھر ہمیں واقعی سنجیدگی کے ساتھ اس ملک کی اقتصادی خوشحالی اور صحیح

ترقی کے لیے کوئی بڑا plan آنے والا چاہیئے تاکہ ایندھن کی ضروریات پوری ہو جائیں جب تک پوری نہیں ہوں گی غریب لوگ جنگل کو کاٹ کر اپنا گزارہ کریں گے تو یہ ڈویلپمنٹ جو بے فیول کی ڈویلپمنٹ اس کو scientifically approach کرنا چاہیئے اور ان علاقوں پر اس کو ڈیولپ کرنے کے بعد ہی یہ پابندیاں وغیرہ لگانا چاہئیں تب ہی یہ پابندیاں عملی طور پر فائدہ مند ہوں گی۔ تو اس کے ساتھ میں اتفاق کرتے ہوئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایندھن کے لیے متبادل بندوبست بھی کرنا چاہیئے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ شکریہ! سید عباس شاہ صاحب۔

سید عباس شاہ ۔ شکریہ! میڈم چیئرپرسن ۔ میں اتفاق کرتا ہوں فصیح اقبال صاحب کے اس ریزولیوشن سے اور چاہتا یہ ہوں کہ اس کو سارے پاکستان کے علاقوں پر حاوی کرنے کی جو amendment ہو اس میں add کی جائے۔ لیکن اس موقع پر چونکہ یہ اچھا موقع جو جب بھی کسی ایسی ڈسکشن کے لیے ہوتا ہے یہ میرا بھائی فصیح اقبال ایسے ایشوز کو ریز کرتا ہے کہ وہ قومی importance کے ہوتے ہیں اور ہمیں بھی موقع مل جاتا ہے کہ ان پر بات کریں۔ ہزارہ کے جنگلات کے متعلق بھی ذکر ہوا۔ کوہستان کے جنگلات کے متعلق بھی ذکر ہوا اور یہ بھی ذکر ہوا کہ اس کو سیاسی مقاصد کے لیے کم داموں پر دے دیا جاتا ہے اور اس سے کافی نقصان ہوتا ہے۔ یہ صحیح بات ہے۔ ایسے جنگلات بھی میری یادداشت میں ہیں کہ مالاکنڈ ایک جنگل تھا یہاں پر اوپر سورج نظر نہیں آتا تھا۔ وہاں پر اب صرف میدان اور کھیت ہیں۔ کاغان ویلی میں اس کو جیسے کہ اقبال حیدر صاحب نے کہا کچھ عرصے کے لیے ban کیا جائے' ban ضرور کیا جانے اور اس پر رکاوٹ بھی ہو اور اس کی جوہول سیل کٹائی ہے کیونکہ ایک فارمولا اب adopt کیا گیا ہے کہ آپ اس کی مکمل کٹائی جیسے فصل کی ہو ار اس کے بعد دوبارہ اس میں لگایا جائے۔ لیکن جنگل کا محکمہ اس قابل ہے ہی نہیں کہ اس میں دوبارہ اتنی زیادہ plantation کر سکے۔ وہ دوبارہ جنگل بن سکے اور یہ بھی آپ کو معلوم ہے کہ یہ جتنے بھی بڑے بڑے درخت ہیں جیسے فر ہوا اور دیودار ہو گیا یا ایسے چیز کے درخت ہو گئے Juniper کے درخت ہیں۔ It requires 3 to 4 and 5 hundreds years to develop تو اس کی رکاوٹ کے لیے جب پچھلی دفعہ سیلاب آئے تو میاں نواز شریف صاحب نے ذاتی طور پر جو کہ وزیر اعظم اس وقت تھا اس نے اس کو ban کیا

کہ ہزارہ یا کوہستان میں جنگلات کی کٹائی کو روکا جائے ۔ لیکن وہاں کی حکومت یا وہاں کے جو علاقائی pressures تھے اس کی وجہ سے وہ کٹائی دوبارہ شروع ہو گئی ہے ۔ تو اگر یہ resolution پاس ہوتا ہے ۔ اس کے علاوہ میں یہ کہوں گا کہ ریزولیوشن کے علاوہ سٹینڈنگ کمیٹی آن ایگریکلچر اینڈ فاریسٹ اس کو لے اور اس پر ڈسکشن کرے اور گورنمنٹ کو ایک صحیح رپورٹ بھی پیش کرے کہ ملک کو جیسے کہ ہمارے ملک کے حالات ہیں اور یہاں پر اس وقت دو فی صد یا ڈیڑھ فیصد زمین پر ہمارے جنگل اگائے گئے ہیں جہاں کہ ہماری ضرورت کم از کم تیس فیصد ہونی چاہیئے اور میں آج خوش ہوں کہ عبدالرحمان جمالی صاحب جو کہ پہلے ایگریکلچر کمیشن کے ممبر بھی رہ چکے ہیں اور ان کی کافی contribution ہے وہ آج وزیر مملکت ہیں وہ اس پر اپنی full fledge contribution کریں گے اور خاص کر زیارت میں جہاں پر قریبا میرے خیال میں یہ جنگل extension کی حد تک پہنچ گیا ہے اور اس کے لیےجو فنڈز بھی مہیا کرنے پڑیں گے اس کے لیے بھی وہ efforts کریں گے although مجھے یقین نہیں ہے کہ یہ کیئر ٹیکر گورنمنٹ دو مہینے سے زیادہ رہے گی لیکن کم از کم اگر ان کی ریکمنڈیشنز ہوں اور اس پر activelyاور تیزی سے کام کریں تو کچھ نہ کچھ عبدالرحمان جمالی صاحب contribute کر سکیں گے اور we are sure کہ اس ریزولیوشن کے علاوہ جس کمیٹی کا میں نے ذکر کیا جمالی صاحب اس کے ممبر ہیں اس کو اس کمیٹی میں بھی لیا جائے گا۔ شکریہ!

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ جناب فتح محمد خان صاحب ۔

جناب فتح محمد خان ۔ جناب ڈپٹی چیئرپرسن صاحبہ ! میں اس تجویز کی مکمل حمایت کرتا ہوں اور ساتھ یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ ہمارے سوات اور دیر میں اتنے جنگلات تھے میرے خیال میں اس وقت صحیح اندازہ تو نہیں ہو سکتا تھا لیکن اندازاً ۶۵ سے ۷۰ فیصد ایریا جو تھا وہ جنگلات سے بھرا ہوا تھا لیکن آج کل وہاں پر یہ حالت ہو گئی ہے کہ وہاں پر جیسے ریگستان ہوتا ہے ویسے سارے لوگ جو ہیں انہوں نے جنگل کاٹ لیے ہیں اور خاص کر ٹھیکیدار حکومت کے لوگوں سے مل کر اس بیدردی سے جنگلات کاٹ رہے ہیں میرے خیال میں سوات اور دیر میں اگر یہی طریقہ جاری رہا تو چار پانچ سال کے بعد کوئی جنگل کا نام و نشان ہی نہیں رہے گا ۔ اس لیے حکومت کو چاہیئے کہ سارے جنگلات کے تحفظ کے لیے کوئی ایسے اقدامات کرے کہ یہ غلط طریقے

سے جو کاٹے جاتے ہیں وہ بھی روکے جائیں او ن کے یے اور جو پلانٹیشن اور جو طریقے ہیں
مہذب دنیا میں ان کو بھی رائج کیا جائے تاکہ جنگلات کا تحفظ ہو سکے۔ شکریہ!

Dr Bisharat Elahi Thank you very much Madam Chairman We are discussing a very important issue but unfortunately we have come to such a point that because of the deficiencies irregularities and the corruption that prevent in the government departments I do not think we can make much head way even if the government is very serious in implementing the suggestions that have been made by the honourbale senators Unless we have a system by which the falling down of trees is regulated and properly monitored nothing can come out of this resolution I know a number of countries abroad where the contractor who is given a licence to fall trees is supposed to plant ten new trees for every tree that he brings down It is the duty of the contractor to plant ten more trees for every mature tree that is brought down but then who in Pakistan even if we have this rule this is going to see that this is being implemented but perhaps the government might keep this in mind when they make new rules and regulations for the falling of the trees It is a fact that vast tracks of land in Pakistan have been denuded and the trees have been falling down I agree with honourbale Senators that one of the reasons is they use wood for fuel But the other thing is the use of wood in timber for furniture for using the construction industry so on an so forth To this should be linked the import of timber from aborad I am not very uptodate on the tarrift and the custom duty on timber that is to come from outside but I have an impression that the present duties on timber from abroad are prohibitive To preserve our own timber initially at leas for a period of I would say 25 years we musst stop cutting down trees in Pakistan and encourage the plantation of new trees It is just noe sufficient that we have two seasons of Shajarkari every year and all that we see in

the press is

کہ فلاں پرائم منسٹر ایک پودا لگا رہا ہے یا درخت لگا رہا ہے۔ یا چیف آف دی آرمی سٹاف لگا رہا
ہے یا فلاں لگا رہا ہے

The Forest Department is a very big department but nobody evaluates in terms of the saplings planted by this department. It is a collective effort in which every body in this country has got to join hands. You have to undertake an intensive information and education programme for the general publics. Unles we prepare a very comprehensive sort of a scheme. Nothing much will come out and I would request the honourable members of the Cabinet present here to give a very serious thought to all that has been said over here so that we are abel to make some headway and as has been rightly said in other few years and perhaps within our lifetimes we will be left without any timber in Pakistan. Thank you very much.

Madam Deputy Chairman: Thank you Jam Kararuddin Sahib.

Jam Kararuddin: Thank you very much Madam Chairperson. Madam sicne today, the environmental pollution has become a very serious issue throughout the world and this issue has engaged a global attention and this forestry is only thing which can prevent the environmental pollution and preserve the environmental atmosphere also but here we in Pakistan, are absolutely in different directions. Forest in our country can play a key role to protect and preserve the environmental atmosphere and bring a good climatic changes also. I will give you an example of Sweden where if anybody cuts down one tree he is not only penalized for that offence but he is compulsorily to plant 8 or 10 trees more in Sweden. Now here we should also frame a comprehensive programme and strict laws to prevent the cutting of trees and we should encourage the forestation and

discourage deforestation. Thank you very much

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ میر عبدالجبار صاحب۔

میرعبدالجبار۔ شکریہ محترمہ چیئرپرسن صاحبہ! میرے محترم دوست جناب سید فصیح اقبال صاحب نے جو قرارداد پیش کی اس سے کسی شخص کو انکار نہیں ہو سکتا کہ نہایت ہی اہمیت کی حامل قرارداد ہے اور جو اس پر میرے دوسرے فاضل ممبران صاحبان نے ارشاد فرمایا ان کا ہر ہر لفظ اس ملک کے جنگلات کے لیے بہت مفید ہے۔ میں آپ کی توجہ اس قراد پر دلانا چاہتا ہوں۔ Juniper کے جنگل جونیپر کے جنگلات کے بارے میں جو زیارت میں واقع ہے اس کے بارے میں تھی۔ اس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کہ پاکستان کے باقی جنگلات کی بھی حفاظت کرنی چاہیئے مگر یہ قرارداد زیارت جونیپر جنگل کے بارے میں ہے جو ایشیاء میں نمبر ایک ہے۔ تو زیارت کے اس جنگل کی جو کہ نمبر ایک کی حیثیت رکھتا تھا ہم نے اس کے لیے کیا کیا؛ ہم نے یہی کچھ کیا اس کی حفاظت یہ کی کہ جونیپر کے درخت بے دریغ کاٹتے رہے اور لکڑیاں جلاتے رہے ہیں کچھ کرتے رہے ہیں۔ جس درخت کی growth ایک انچ(فی سال) ہوتی ہو اس کی حفاظت ہم یہ کر رہے ہیں ہمارا محکمہ جنگلات کیا کر رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں یہ نہایت ہی اہمیت کا حامل مسئلہ ہے اس پر اتنے سخت قوانین بنائے جائیں کہ اس جنگل کی جونیپر کے جنگل کی جو کہ زیارت میں واقع ہے اس کی حفاظت کی جائے۔ شکریہ!

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ جناب ڈاکٹر ریحان صاحب۔

ڈاکٹر محمد ریحان ۔ شکریہ محترمہ چیئرپرسن صاحبہ! فصیح اقبال صاحب نے بڑی اچھی اور قومی اہمیت کے مسئلے سے متعلق قرارداد پیش کی ہے۔ انہوں نے اس میں فرمایا ہے کہ وہ to preserve and stop the illegal destruction میں جناب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ جتنی بھی destruction ہوئی ہے وہ سب لیگل طریقے سے ہوئی ہے یا باقاعدہ افسروں نے اس میں لائسنس جاری کیے ہیں۔ illegal destruction تو وہ بیچارے بہت تھوڑے لوگ کرتے رہتے ہیں وہ تو ایسے ہی اگر آدمی ان کو ڈرائے تو میرے خیال میں illegal destruction بند ہو جائے۔ بات یہ ہے اس کو کرنا چاہیئے کہ to stop the legal destruction میں جناب وقت زیادہ نہیں لوں گا۔ میں صرف یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ آج جس طرح ہمارے ملک میں ہماری قوم کو

کئی مسائل کا سامنا ہے جیسے population explosion ہے ' جس طرح narcotics ہیں ' جس طرح ایڈز کی بیماری ہے environmental pollution ہے ' اس طرح جنگل کی destruction جو ہے وہ بھی ہمارے لیے ایک بڑا تباہ کن مسئلہ ہے اور جیسے میرے کئی دوستوں نے اس پر اپنی رائے کا اظہار کیا انہوں نے کہا کہ جنگلات کی تباہی سے کتنے مسائل کا سامنا ہے ۔ اب پچھلے سال جو سیلاب آئے تھے اور باتیں تو چھوڑیں وہ اتنی شدت سے نہ آتے اگر جنگلات بیدردی سے نہ کاٹے جاتے تو میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ کہنا گورنمنٹ اس کو ریگولیٹ کرنا اور اس کے لیے قانون بنانا ۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ جس طروح ہم اور باتوں کے متعلق جیسے نارکانکس کے بارے میں ایڈز کی بیماری کے بارے میں جیسے environmental pollution کے بارے میں پاپولیشن وغیرہ کے بارے میں ' میں یہ تجویز کرتا ہوں کہ ہمیں قومی بنیادوں پر سکول اور کالج کے بچوں کے نصاب میں شامل ہونا چاہئے ۔ اس کے متعلق سیمینار منعقد کرنے چاہئیں ریڈیو میں مختلف اوقات میں talks ہونے چاہئیں۔ زمینداروں اور کسانوں اور دوسرے جو زراعت پیشہ لوگ ہیں اور جو زراعت پیشہ نہ بھی ہیں ۔ پوری قوم کو اس میں شامل کرنا چاہئے اور اس کو war footing پر اگر ہم اس کو اس طرح نہیں لیں گے تو میرے خیال میں جس طرح اور باتوں سے ملکوں میں تباہی آ جاتی ہے تو میرے خیال میں ہم بھی تباہی کے کنارے تک تقریبا پہنچ چکے ہیں ۔ شکریہ جناب۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ جناب فصیح اقبال صاحب ۔ آپ تو بول چکے ہیں ۔

سید فصیح اقبال ۔ میں اس میں ذرا وضاحت کروں گا ۔ میں اپنے فاضل ممبران کا مشکور ہوں اور انہوں نے نہایت عمدہ طریقے سے پاکستان کا ایک قومی مسئلہ بھی بیان کیا ہے جنگلات کا مسئلہ اور میری قرارداد دراصل یہ میں چاہتا ہوں کہ اگر ہمارے پروفیسر خورشید صاحب چاہے اس قرار داد کو رہنے کے علاوہ ایک نیا پیرا کریں ۔ اس لئے کہ میں نے صرف Juniper جنگلات کے بارے میں کہا تھا ۔ اس وجہ سے کہ Juniper درخت کاٹنے کی ممانعت ہے اور وہ لیگل ہو ہی نہیں سکتا ۔ وہ قانون میں ہے جب سے فارسٹ ڈیپارٹمنٹ بنا ہے Britishdays میں Juniper درخت نہیں کاٹا جا سکتا ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ جو آپ جن جنگلات کا ذکر کیا ہے وہاں پر لائسنس ملتے ہیں ۔ وہ اور لکڑیاں ہیں یہ درخت جو ہے یہ پانچ ہزار ' تین ہزار ' دو ہزار سال میں تو جوان ہوتا

ہے تو اس کو کون کاٹنے کا لائسنس دے گا ۔ اس کے لیے جب یہ بلوچستان کی آب و ہوا ایسی ہے کہ نو ہزار فٹ کی بلندی کے باوجود بھی وہ خشک علاقہ ہے وہاں کی چیری اس لیے مشہور ہے کہ دنیا میں ایسے بہت سے ممالک ہیں جہاں wet areas میں چیری اچھی نہیں ہوتی ۔ صرف بلوچستان ہی میں کیوں ۔ کیونکہ بعض اللہ نے ایسے علاقے رکھے ہیں جس کی آب و ہوا ایسی مخصوص ہے کہ وہ صرف دنیا میں صرف Juniper پاکستان اور پھر زیارت میں ۔ کیونکہ آپ کے پاس بھی ناردرن ایریا میں نہایت خوصورت علاقے ہیں بارہ ہزار اٹھارہ ہزار بیس ہزار تک بلکہ دنیا کی دوسری بڑی چوٹی بھی پاکستان میں ہے ۔ لیکن وہ درخت جو ہیں وہ وہاں نہیں ہوتے Juniper صرف یہ زیارت میں جو ہوتے ہیں اور ہرگونی میں میرا مقصود یہ تھا کہ Juniper forest کے سلسلے پر جو آپ کے پاس ایک یعنی اللہ نے ایک نعمت دی ہوئی ہے اور وہ صرف اسی علاقے میں ہے تو اس کے لیے جو قانون اس وقت ہے گورنمنٹ کا کہ کوئی جنگل کاٹ نہیں سکتا ۔ اس سلسلے میں illegal cutting ہو رہی ہے ۔ اس لیے کہ وہاں گیس نہیں ہے اور یہ تھوڑی سی آبادی والا ضلع ہے ۔ میرے خیال میں پورے زیارت کی آبادی آپ کو علم ہے کہ تیس پینتیس ہزار ہے ۔ اگر تیس پینتیس ہزار لوگوں کو بھی حکومت وہاں گیس نہیں پہنچا سکتی تو یہ نہایت افسوس کا مقام ہے ۔ یہاں تک درخت کی بیماری کا سلسلہ ہے ۔ میں نے بتایا تھا کہ وہ ایک disease لگی ہوئی ہے ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ آپ repeat نہ کریں فصیح صاحب۔

سید فصیح اقبال ۔ میں تو اس کو ختم کرا رہا ہوں اب میں چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں جو قرار داد دوسری ہے اگر اس میں آپ اضافہ کرتے ہیں تو اس کے بعد باقی جنگلات کے سلسلے میں کر دیں تا کہ جیسے ہمارے کچھ ممران نے کہا کہ اس کا بھی سوچیں باقی Juniper forests کا اس مسئلہ کو اپنی جگہ پر رکھا جائے ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین ۔ شکریہ جی ۔ جناب عبدالرحمان مالی صاحب۔ جناب پروفیسر صاحب ایک دفعہ منسٹر بول لیں تو میں پھر آپ کی ---

پروفیسر خورشید احمد۔ دراصل جو format کیا ہے نا آپ نے ، فصیح اقبال کی اس تقریر کے بعد میرا خیال یہ ہے کہ ان کی بات صحیح ہے ۔ اس resolution کو اسی طرح رہنا

چاہیئے ۔ تاکہ Juniper forests کی اہمیت رہے اور اس کے بعد ایک پیراگراف بڑھا دیا ہے اب اس میں اور وہ پیراگراف یہ ہو گا کہ

"The House further recommends that the Governemnt should develop and strictly follow a policy for the preservation promotion of forest throughout the country".

اس طرح دو پیراگراف ہو جائیں گے اس کے ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین ۔ جی ہے آئیں ۔ جناب عبدالرحمان جمالی صاحب ۔ منسٹر فار ایگریکلچر جناب ایک سیکنڈ ۔ پلیز پہلے جناب آفاق شاہد صاحب ۔ پلیز تشریف رکھیں جمالی صاحب ۔

جناب آفاق شاہد ۔ شکریہ چیئرپرسن صاحبہ ! محترم فصیح اقبال صاحب کی تحریک ہم سمجھتے ہیں کہ انتہائی اہمیت کی حامل ہے اور جس مسئلہ کی انہوں نے نشاندہی کی ہے اس کے حوالے سے ہم بھی یہ سمجھتے ہیں کہ جنگلات اور اس میں اگے ہوئے درخت صاف شفاف ہوا پیدا کرنے کا سبب بنتے ہیں جو انسانی زندگی کے لیے انتہائی ضروری ہے تو میں اس قرارداد کی صحت کے حوالے سے مکمل حمایت کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ اسے اس ایوان میں منظور ہونا چاہیئے ۔ ہمارے ملک کے غریب عوام کو ایک صحت کے مسائل جو درپیش ہیں ہم اس کی کوشش کر رہے ہیں کہ وہ درست ہوں ۔ لیکن درخت قدرتی طور پر صاف آکسیجن فراہم کرنے کا ذریعہ ہوتے ہیں اور جو کثافت ہوتی ہے وہ absorb کر لیتے ہیں لہذا اگر انہیں کاٹ ڈالا جائے گا انہیں اگر تباہ کر دیا جائے گا صرف چند ذاتی مفادات کی خاطر یا مالی منفعت کی خاطر تو یہ ایک انتہائی بھیانک بات ہو گی اس ملک کے شہریوں کے ساتھ لہذا میں اس کی حمایت کرتا ہوں ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین۔ شکریہ جناب اور کوئی بولنا چاہتا ہے۔سید عبداللہ شاہ صاحب جی۔

Syed Abdullah Shah: I have not spoken in support of the resolution. I fully support the resolution moved by Senator Syed Faseih Iqbal Sahib. But the amendment which has been given by my learned friend Prof. Khurshid Sahib, I don not think it will help this resolution it would rather dilute its effect. There can be a separate resolution altogether to protect all the trees in Pakistan. Here, we are only discussing the saving of the Juniper Forest of

Ziarat and secondly my submission before you will be that an amendment to the resolution under rule 124 cannot go beyond the scope of the resolution. This resolution is to protect and preserve the Juniper Forest of Ziarat. If you add something more to it I think this is not permissible under Rule 124 usb-rule (2) and my second submission to you Madam Chairperson will be that under Rule 125 a proper notice has to be given of any amendment to the resolution which has not been given unless you, of course the Chairman, you have the discretion to waive that requirement but my only objection is that by adding anything to this resolution we shall be reducing its usefulness and its force. Already my learned Senator Hafiz Hussain Ahmad said that the government normally does not take much notice of what we resolve in this House. So, already when the law has banned the cutting of Juniper trees in Ziarat, we should draw the attention of the Government of Baluchistan that this should be implemented fully and this resolution may be passed as it is. Thank yoiu very much.

Madam Deputy Chairman: Mir Abdur Rehman Jamali Sahib.

میر عبدالرحمان جمالی۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحبہ! میں ایک statement دوں گا جو سب سے پہلے میں ان بھائیوں کا شکریہ ادا کروں گا جنھوں نے یہ ریزلیوشن move کی ہے اور نہایت ہی بہت اچھی ریزلیوشن ہے۔ میں اس کو خود fully سپورٹ کرتا ہوں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں تھوڑی سٹیٹمنٹ پڑھ کر سنا دوں Juniper forest کے بارے میں تاکہ ذرا clear ہو جائے۔

Basically forestry is a provincial subject under the Constitution. About Juniper Forest it was recently announced by the Governor Balochistan on Television that a Development Authority is being established for the development of Ziarat valley including protection, conservation and improvement of Juniper forest. The proposed resolution, if passed, will re-enforce and augment

the efforts of the Provincial Government of Balochistan to protect and conserve Juniper Forest which are a national heritage

اب جو فیڈرل گورنمنٹ جو اس فارسٹری کے بارے میں وہ سپورٹ کرتے ہیں تو وہ میں عرض کرنے لگا ہوں

Federal Government's role in forestry is confined to arranging foreign assistance, conducting research and advising Provincial Forest Department on collection, treatment and storage of seed, raising of nurseries, planting of trees and damage on account of insects and fungal attacks.

اب جو latest development ہیں جی اس میں

World Bank has been persuaded once again to provide financial support for development projects in Balochistan including the following projects of forestry sector:

Development of Juniper Forest in Ziarat:

Fixation of sandals in Mastung;

Development of Hazar Ganji National Park near Quetta.

Sor far, as research is concerned, Paksitan Forest Institute has conducted research on nurseries, planting and disease prevention techniques for Juniper forest in Ziarat and a package has been developed and handed over to Balochistan Forest Department for implementation. If further support is required from Federal Government it will be provided on demand. However, the protection agaisnt illicit cutting and unauthorized grazing is the responsibility of Balochistan Forest Department. Thank you.

Madam Deputy Chairman: It has been moved Syed Faseih Iqbal.

میں پہلے allow کروں گی amendment جو پروفیسر خورشید صاحب نے move کی ہے تو میں پہلے یہ بتا دوں پورا resolution۔

"This House recommends that immeidate steps be taken by the Governemnt to preserve and stop the illegal destruction of the Juniper Forests at Ziarat, Baluchistan And this House further recommends that the Government should develop and strictly follow the policy for the preservation and protection of forests throughout the country.

(The Resolution was adopted)

Madam Deputy Chairman: Thank you.

اب جی ہاؤس کو adjourn کر لیتے ہیں -

The House is adjourned to meet again at 10.00 a.m. tomorrow morning. Thank you.

[The House then adjourned to meet again at 10, O' clock in the morning on Monday, May 10, 1993.]

PCPPI—608 (96) Senate—2-6-96—180 Copies.